

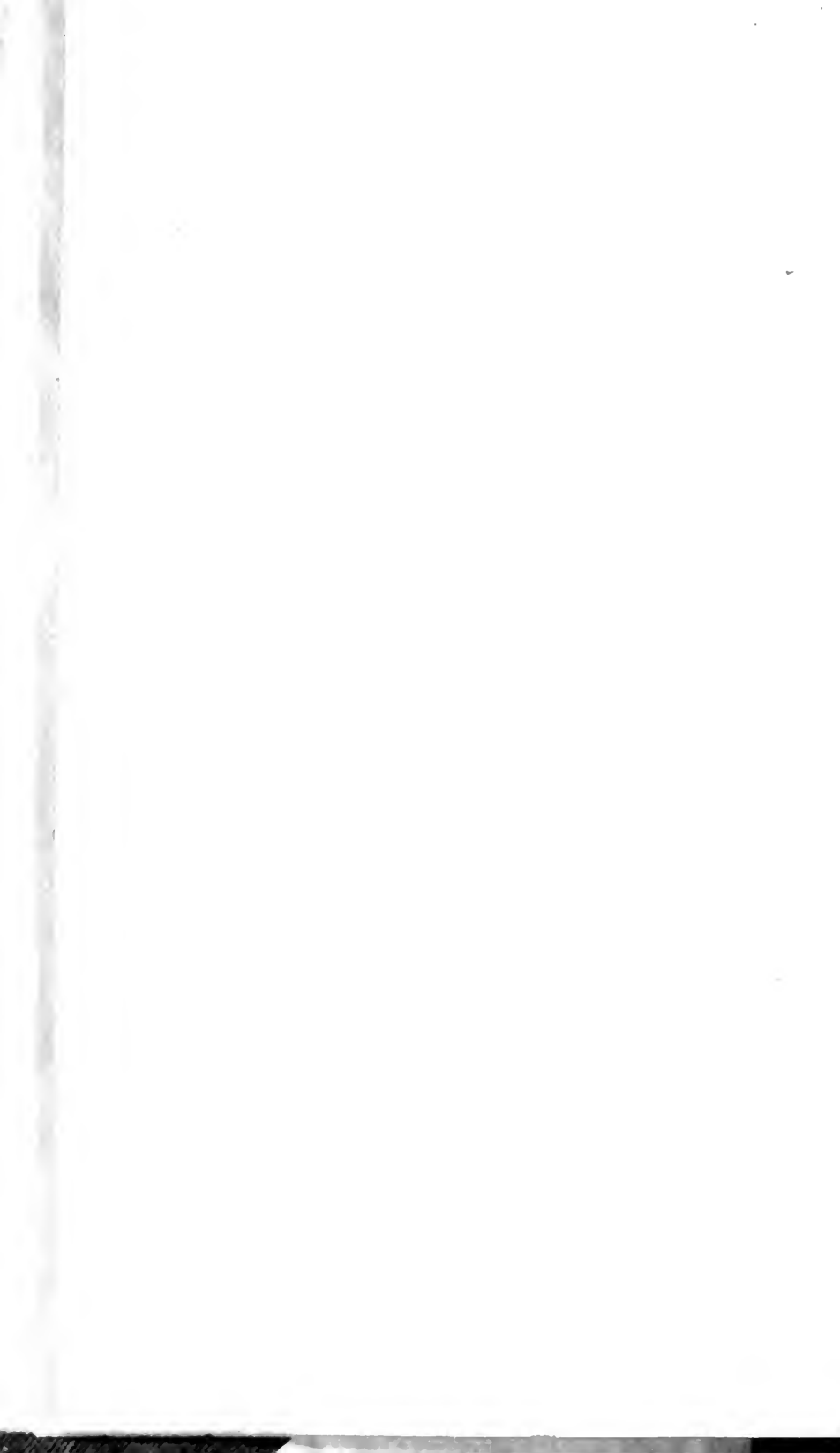






Idem

11001



نام کتاب	نام مصنف	مضمون	تعداد صفحات	قیمت
زنانہ امراض کا علاج	پروفیسر حکیم محمد منظر الدین	امراض و سبب ناسوانی	۳۵۰	۳۰
رسالہ مشیر الاطباء	زبدۃ العکابر حکیم محمد حسین قریشی	متفرق رسالے مضامین	۲۱۰	جلد ص ۱۰
قرابادین دیرک	حکیم مرزا احمد اختر	علامات و دلائل البول	۱۲۴	ص ۱۰
جواہر گشتہ	انسیر الاطباء حکیم عبدالقادر	کشتوں کی ترکیبیں	۸۰	ع ۱۰
شرح رباعیات یوسفی فارسی	حکیم محمد عظیم	کسکل طب	۳۲۰	جلد ع ۱۲
قرابادین محمدی رسالہ غرق شربت اردو	حکیم بولوی فقیر اللہ	ترکیب تیاری ادویات	۱۲۰	ع ۱۰
جزبات رضانی فارسی	حکیم سید رضا حسین	مجزبات مخصوص	۷۰	جلد ع ۱۰

سراپہ عشرت مع جزبات حکیم محمد حسین صاحب تجارتہ داکے ..... ص ۱۰  
 العین (دستی ڈاکٹر) از آنتاب حکمت ڈاکٹر عبدالغزیز قیمت ..... ص ۱۰  
 قانون غیب حکیم کبیر الدین عربی اردو شریع کے ساتھ قیمت ..... ص ۱۰  
 ڈاکٹری فارماکوپیا از حکیم انیس احمد مستوفی پاکستان قیمت ..... ص ۱۰  
 اسرار الاطباء جلد اول دوم - سوم یکجا حکیم عبدالغزیز عینتی قیمت ..... ص ۱۰  
 جردی بولٹ مع خواص بالتصویر ص ۱۰ عقاقر بالتصویر جلد دوم منقح عقاقر جلد سوم منقح ..... ص ۱۰  
 کشفات طب جدید قیمت مشہر کلیات الاطباء تتمہ دستہ الاطباء جلد دوم قیمت ..... ص ۱۰  
 بیاض اجملی قیمت ۱۰ - مجربات حکیم اجل خان قیمت عام قرون وسطی میں عرب اور عجم کے حکماء ..... ص ۱۰  
 کی علمی تحقیقات قیمت عام درویشی مجربات عام قدیمیا شرح رسالہ سپت ساگر گورگیان نامہ ..... ص ۱۰  
 اقلیمیا رسالہ عقد سیلاب حضرت شیخ حمید الدین ناگوری نے لکھی طب عرشی ہے ..... ص ۱۰  
 اکیری تجربہ بیاض منقح ص ۱۰ مفید لاجسام ۱۲ طب فارماکوپیا دو جلد ..... ص ۱۰  
 تاریخ الاطباء و مشہر مفتاح الخزان اکیر و رسائل ..... ص ۱۰ میٹریا میڈیکا جلد دوم ..... ص ۱۰  
 الانسان تجار مرزا ..... امراض الکبد حکیم محمود انصاری غار سیلان الرحم کا علاج ..... ص ۱۰  
 زنانہ امراض کا علاج ہے۔ بخاروں کا علاج ص ۱۰ دہلی کے صبح مرکبات سے دہلی کا صبح مطب ص ۱۰  
 افادہ کبیر منقح کتاب الاودیہ سے کلیات الاودیہ منقح بیاض کبیر اول دوم سوم ..... ص ۱۰  
 تشریح کبیر اول ..... گنجینہ مطیب چار جلدیں منقح میزان الطب فارسی عام زادغریب ..... ص ۱۰  
 پدرشیر اطفال ..... اکیر الامراض ہے۔ باج الاکایر کثرت جات ص ۱۰ مردانہ امراض کا علاج ..... ص ۱۰

جنرل نیوز بک ڈپو بازار بلیماران - دہلی

نام کتاب	نام مصنف	مضمون	صفحات	قیمت
رسالہ خواص ہدیہ و مودت صلیب سج مجربات ہندی اردو	حکیم مرزا احمد اختر	مجربات اور رومانیا رضوانی علاج	۴۴	مجلد ۸
مجربات بشیر	حکیم بشیر احمد	دوبت باہ	۶۴	فیلڈ ۸
فضیلت حکمت ترجمہ اردو	سلامت اللہ	علم اور عملی طب سترہ روزہ	۱۰۲	فیلڈ ۸
حسن و صحت پر حاصل کیے گئے نئے نسخے (اردو میں)	مترجمہ ہدایت اللہ	مترجمہ جلی حسن افزونہ	۶۴	مجلد ۸
قانونی مجموعہ رسالہ خبر - اردو عربی ہر روز	حکیم غلام حسین	قانونی طب کے اصول	۹۶	۳
جوہر شریعت المعروف بہ اکسیر الاکسیر سیت ساگر - سات سیارہ - سات طبقات سات جوہر - سات دن - سات دفعہ	سلطان نبی	دھاتوں کی گونا گوں سیویات	۱۲۳	قطعہ
الانسان اردو	محمد تاج مرزا بیگ بنوی	اناتومی	۲۱۴	مجلد ۸
امراض الکلب - اردو	حکیم محمد محمود انصاری	عکبر کے امراض کی شرح اور علاج	۱۲۸	۸
سیلان الرحم کا علاج اردو	پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین جلی	احمر و ولادت	۱۲۵	۳
اصطلاحات دوا سازی اردو	" " "	اصطلاحات دوا سازی کے کثیرے	۶۰	۱۲
مقیاس الحرارة اردو	حکیم کبیر الدین	تھرمیا میر کے اصول	۳۴	۱۲
بیاض جلی - سج الکلب کے مجربات اردو	پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین جلی	مجربات و معمولات	۴۸۰	مجلد ۸
دبلی کے صحیح مرکبات	خواجہ رضوان احمد	دوا سازی	۲۰۶	۲۰
الاکسیر (ترجمہ و تصحیح اکسیر مظہر) جلد دوم اردو	علامہ حکیم محمد کبیر الدین	معالجات	۱۶۲	۱۶
برمان اردو	حکیم محمد کبیر الدین	اخلاقی مسائل پر کث	۳۱۶	مجلد ۸
کتاب الادویہ مقصد اول و دوم یعنی مخزن المفردات	محمد کبیر الدین	دواؤں کے افعال اور ان کی تاثیریں	۴۱۶	مجلد ۸
بیاض کبیر مقصد اول و دوم و سوم اردو	حکیم محمد کبیر الدین	تینوں میں تینوں انک اک	۳۱۳	۱۶
تاریخ الاطباء اردو	شکر الہما ڈاکٹر غلام نبی	نہایت اہم	۸۴۶	۲۵
تشریح کبیر جلد اول اردو	حکیم محمد کبیر الدین	علم الاعضاء الاثنون		۸
بھادوں کا علاج	پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین جلی	نارواں یا ایسٹو تشریح	۵۰۰	۳



نام کتاب	نام مصنف	مضمون	صفحات	قیمت
علم و عمل قابلہ اردو	خان بہادر رحیم خان پنجاب یونیورسٹی	زیچگی اور دایہ گیری	۳۸۰	۸
ہدایت نامہ دانشیان اردو	ابو ترغیب دہلوی	زیچگی اور دایہ گیری	۲۰۶	مجلد ۱
رکن اعظم فارسی	علیم محمد اکمل خان	تشریح قانون طب	۸۸	چار
طب اعلیٰ اردو	حکیم احسان علی	طب علمی و عملی	۱۳۰	۸
طب یوسفی فارسی	یوسف الطیب	بسیار نام کی کتاب کا ذکر ہوا	۱۱۶	۳۳
بستان اللغوات اردو	حکیم محمد رجب لکھنوی	خواص ادویات مفرد تشریح سیارگان	۳۰۶	۸
خزانہ انادویہ اردو	نجم العنسی	طبی پریشانی کی تاثیریں	۹۰۰	مجلد ۱
قرابادین کبیر فارسی جلد اول دوم	سید محمد حسین خان	تشریح الادویہ	۵۱۳	مجلد ۱
قرابادین شفا فی اردو	حکیم محمد وحی حسین خان	تشریح اجزاء	۳۰۰	مجلد ۸
قرابادین نجیب العنقی	نجم العنسی	رسائل جامع مرکبات طبی طبی و صیغہ زوی	۸۳۲	۳
رسالہ قارورہ اردو	محمد عبد الحمید	تشریح علامات قارورہ	۳۲	مجلد ۱۳
شرح اسباب اردو ترجمہ کبیر محمد اول	حکیم محمد کبیر الدین	جلد امراض کے بیان میں	۴۲۲	۲
حصہ دوم	"	جلد امراض سینہ و معدہ	۵۱۳	غیر مجلد ہے
حصہ سوم	"	بچے کے دہر کے امراض	۴۲۲	غیر مجلد ہے
حصہ چہارم	"	متفرق امراض	۱۳۳۶	غیر مجلد ہے
قرابادین حبال فارسی	حکیم حبال الدین	قرابادین نامہ کو پورا کرتے ہیں	۱۳۳	۸
فرس نامہ اردو منظوم	بیان سعادت ماہر بنگلہ نوی	طبی و عملی بیماریاں اور علاج	۱۳۳	مجلد ۱
تراتیق اعظم اردو	عبد الحکیم حکم	طبی و عملی کے بارے میں طریقہ کار کے متعلق	۱۶۰	مجلد ۱
امرت سگر اردو مطابق اصل نسخہ سنسکرت مع اضافہ	۳۳ صفحہ تک انوکس امراض جیل گیا۔	ہندوستانی جڑی بوٹیوں سے دیکر علاج		
اسرار الالب اردو	ملک محمد عنایت اللہ	ابو دواسک کے معجزات	۱۶۶	چار
رسالہ اکسیر دندان	حکیم اللہ دین	دانتوں کے مفصل علاج	۳۲	مجلد ۱۵
تشریح منصورہ اردو	منصورہ ابن محمد	تشریح معجزات ضروری	۶۸	مجلد ۸

نام کتاب	نام مصنف	مضمون	صفحات	قیمت
حیات قانون اردو مع مہر لکھنؤ دعاشیہ شریف خان	حکیم خواجہ رضوان احمد پرنسپل گورنمنٹ طبی کالج لاہور	بیماروں کے علاج میں	۲۳۰	غیر منسلک ہے
مہر القانون کا تیمب اردو	حکیم خواجہ رضوان احمد	علمی و عملی ابتدائی حصہ	۱۷۲	غیر منسلک ہے
اکسیرا عظم فارسی	حکیم محمد عظیم خان ناظم جہاں	طب عظم	۲۷۰۰	لغت
علاج الامراض اردو	حکیم محمد ہدی حسین خان	بیماریات ہادی حسین خان	۴۹۴	غیر منسلک ہے
علاج الغرباء اردو	حکیم محمد اسد غفری	علاج مع اشارات	۲۲۸	۱۲
قانون بول علی سینا لکھنؤ الریش اردو	ترجمہ حکیم سیدہ فادیم حسین	قانون طب و رسی	۱۳۰۰	لغت
تکلیات سدیدی اردو ترجمہ جلد ۳	مولوی حکیم سیدہ عابد حسین لکھنؤ	تکلیات - ادویات معالجات	۹۰۰	۱۳
شرح اسباب اول و دوم اردو	مولوی سید محمد ایوب	بیماریوں کے اسباب علی پر جامع	۱۱۲۰	۱۱
علاج الامراض فارسی	حکیم محمد شریف خان	ایک قرابین سمجھو	۳۵۰	۱۵
طب نبوی اردو	حافظ اکرم الدین	اقوال واحادیث طبی	۶۰	۱۱
طب اکبر نو لکھنؤ اردو	محمد اکبر ارزانی	علمی و عملی	۷۸۶	جلد ۱
بستان المفردات طبی لغت اردو	زبدۃ الاطباء ڈاکٹر اللہ کھانا	مخزن المفردات	۳۱۰	غیر منسلک ہے
طب اکبر فارسی تقطیع کلاں	محمد اکبر ارزانی	علمی و عملی	۴۱۲	جلد ۱
مخزن الادویہ مع حاشیہ تحفۃ المومنین حصہ اول و دوم اردو	حکیم سید محمد حسین علوی اشیراؤی	بہترین خواص الادویہ	۷۶۸	غیر منسلک ہے
خزان الادویہ آٹھویں جلد اردو ص سے ق تک	نجیب النبی	دواؤں کی خاصیتیں	۴۲۸	جلد ۱
ترابردین عظم و اکمل فارسی	حکیم محمد اکمل حساں	دوا سازی	۷۳۰	۱۵
مجمع البحرین اردو	حکیم ڈاکٹر سعید علی خان	یونانی و ڈاکٹری	۶۰۸	۱۵
اردو ترجمہ نفیسی ۳ فن	حکیم مولوی مابد حسین	تشریح	۹۰۰	۱۵
مخزن المفردات اردو	محمد حافظ خان	آثیرات جڑی بوٹی	۲۸۰	۱۵
مفردات عرشی	حکیم مرزا محمد زبیر عرشی	دواؤں کے نام اور تاثیر	۴۳۶	۱۵

لیکن سجدہ شکر پروردگار  
کہ آمد ز دست تو زیگونیہ کار

## علم طب کی نایاب و کمیاب کتابیں

نام کتاب	نام مصنف	مضمون	صفحات	قیمت
طب روحانی اردو	مولوی حکیم محمد ابراہیم	روحانی عملی علاج	۱۳۲	جلد ۸
طب عثمانی کلید اسرار نہانی	حکیم سید فضل حسین	کمال طب پر سوال جواب	۱۱۰۰	جلد ۸
طب العرب اردو ۴ حصے۔ رسالہ شمس الاطباء۔ جڑی بوٹیوں کی اشاعت خاص	ترجمہ سید علی احمد نیر دہسلی	عربی اطباء کے تذکرے اور طبی حالت	۳۰۰	جلد ۶
طب اکبر فارسی اور سائنس	محمد اکبر ازرائی	علمی و عملی	۶۳۲	جلد ۸
مفردات مع شرح الادویہ	حکیم محمد عطاء حکیم حافظ	مفرد ادویوں کے خواص	۲۶۰	جلد ۸
مخزن الادویہ اردو حصہ اول دوم	حکیم مولوی نور کریم	بہترین خواص ادویات	۸۲۲	جلد ۸
مفردات ناصری فارسی	محمد ناصر علی	خواص الادویہ	۶۴	جلد ۸
دار الشفا منظوم پنجابی	سائیں داس	ہر مرض کا علاج	۱۶۰	جلد ۸
قرابادین کبیر اردو جلد اول دوم	حکیم سید محمد حسین	جڑی بوٹیوں کے ادویات	۱۳۰۰	جلد ۸
قرابادین ذکائی اردو	حکیم محمد ادریس سیٹھی	دوا سازی	۳۰۸	جلد ۸
قرابادین قادری۔ کمیابی ناصری اردو	سید محمد اکبر ازرائی	ترکیب دوا سازی	۵۰	جلد ۸

مگو پیش منکر سخنہائے من  
 بجاہل بغافل بجاہل مگو  
 سخن ناشنوارا مخاطب مکن  
 ہر آن کس کہ اس راز را بشنود  
 دید فائدہ معتقد را بسے  
 ہر آن کس کہ خواند عزیزست او  
 جواب وسوا لیکہ یا ہم شدت  
 اگر گوش دارد کس از اعتقاد  
 خوشحال او خوش سراخجام او  
 مگو ہر گینتم شنیدی زد دل  
 بگفت کہ از مین ارشاد تو  
 بخویشاں محبت رساندہ مرا  
 بفرمان تو بسے ام من مگر  
 دگر تیغی بار احبہ گوید سخن  
 شدم محرم این سخنہائے راز  
 سحر ورد پاکیزہ گمانست این  
 عجب گفتگو تیسست دل شاد کن  
 چناناں حبلوہ حسن او دیدہ ام  
 چہ مے پرسی از من نظر یاب کیت  
 بجانیکہ چوں کیشن جو گیشتر است  
 بجائے کہ ارجن کماندہ بہت  
 ہمانجاست عدل و ہمانجاست داد  
 اگر چند فخر تو گویم بجاست

مگو یا کہے کوست دانائے من  
 بناحق شناسان باطل مگو  
 بنا محسوساں زاہگی لب مکن  
 بخلدہ بریں بے گمان مے رود  
 عقیدت بخشہ بینکر کہے  
 کہ از صاحبان تمیز است او  
 ہر آن کس کہ خواندست خرم شدت  
 بود فارغ از رشک و عقد و عناد  
 بر ضیفہ ماند با نام او  
 ہم از قوم و خویشاں بریدی زد دل  
 پرستم دل خویش با یاد تو  
 کہ عرفان بجائے رساندہ مرا  
 نذارم ز پیکار کردن حذر  
 کہ از لطف بیاس و حیدر کن  
 کہ میگفت آن مظہر بی نیاز  
 دوائے دل سینہ ریشائست این  
 ز قید غم و درد آزاد کن  
 کہ از خود فراموش گردیدہ ام  
 پمے تخت شاہنشہی باب کیت  
 کہ از نور او ہر دو عالم پرست  
 باقبال و خوبی سرو کار بہت  
 ہمانجاست فخر و ظہر یاد باد  
 دلے فخر کردن کجا خوشناست

بہ امداد و تائید عقل معاد  
 ز بند عنصم و دزد آزدان شد  
 اگر از خودی پا بگل مانده اند  
 غلط ہست از جنگ خویشان گریز  
 تو شاہی و خویت شجاعیت بود  
 سپاہے تو ز تخیر مردانگیست  
 کند خوئے تو عاقبت کار خویش  
 دلے نیست کو منزل یا زیت  
 پچخت عالم ز فرمان او  
 ہمہ ہست از قدرت کردگار  
 پناہ نہ شو با خدا کی کریم  
 باو دار چشم و باو دار گوش  
 پرستار او باش در یاد او  
 قدم کش بر اوراق و آئین و کیش  
 و معرفت بر تو کر دیم باز  
 ز پر بند آزاده او سازد ت  
 کنوں بشنو از من کہ یار منی  
 بمن دار دل تا میر سوئے غیر  
 پرستار من باش پر صبح و شام  
 مرا یاد کن تا بیسالی مرا  
 بمن میرسی غمہ بستم تو  
 رہ و رسم آئین دین را گزار  
 نقش کن حالی تو منم

دل خوشتن را بمن ہر کہ داد  
 جہانش بیا دمن از یاد شد  
 بسے دور از راہ دل مانده اند  
 مشیت منے آردت برستیز  
 نمایاں ز رویت شجاعت بود  
 چنین بدو لہیا زد و یونگیست  
 کئی جنگ با پیر و منتر ز خویش  
 ازین راز ہر کس خبر دار نیست  
 سر عاشقانست مشربان او  
 نہ کار من و نہست این کار و بار  
 بغیر از کرم نیست رائے کرم  
 باو دار دل را گرت ہست ہوش  
 گرفتار او باش و آزاد او  
 ورا کن تصور دل و دین خویش  
 تامل کن و کار خود را بساز  
 نہر گونہ عنصم شاد او سازد ت  
 با حلاص دل راز دار منی  
 بمن باش دائم نہ در کوئے غیر  
 مرا سجدہ کن با نسیا ز تمام  
 بہ بینی بصد بے حجابی مرا  
 بہر حال نئے یار ہستم تو  
 بمن روئے دل از محبت بیار  
 کہ چختہ کن غامی تو منم

ز نیکان عالم سبق بردہ است  
 ولے همچو کار خودت کار نیست  
 باین عیب ہم ترک آتش کے ہست  
 خیال تکتہ ز سرور کند  
 کہ تا نخل امید او برد عہد  
 اگر انجینیں کردہ شد بے نخل  
 بدست آید اورا و کامل شود  
 خدا بندہ خویش میدانمش  
 پئے رحمتش مستحق مے شود  
 کہ کردم زراہ حقیقت خبر  
 بدست آورد دل بعقل درست  
 نہ از کیس خراشہ کسے را جگر  
 چو وحشی ز دنیاے دوں رم کند  
 خیال ہماں رشک مہ دارد او  
 از نیاباید شود بے نیاز  
 ندارد محبت بخویش و تبار  
 ہمہ تن دل و جسمہ جاں می شود  
 ہمیشہ محبوب خود و اصل است  
 کہ بر دین و دنیا شہت درست  
 ہمینست عرفان اورا دلیل  
 تو ہم آشنا شو خدا را بمن  
 بود دلبر مقصدش در کنار  
 نہ بسیند دگر دوسے آزار را

اگر کارشایاں خود کردہ است  
 اگر چند بے عیب کروا نیست  
 چو آتش کہ عیب دھاں دروست  
 کند کار و از مزرد دل بر کند  
 حشر در اوں دل کمتر دہد  
 نماند کہ من می کنم این عمل  
 ز ترک عمل انچه حاصل شود  
 کند ہر چہ شد میدانمش  
 بطرزے کہ وصل بحق مے شود  
 ازاں از کے گوش کن اے پسر  
 کند ترک لذات حتی نخست  
 خیال محبت ندارد پسر  
 بخلوت نشسته غذا کم کند  
 زبان و دل و دین نہ دارد او  
 خود می وغور و غضب جہں واز  
 ذخیرہ نہ کردن کند خستیاں  
 چہیں شخص آہنر ہماں می شود  
 ہر آن کس کہ محبت او خوش دست  
 تمناش نبود کہ خود مقصد است  
 برابر بود پیش او مور و فیل  
 چو من می شود مے رسد تا بمن  
 چو بر من کند تکیہ در کار و بار  
 اگر واگذارد بن کار را

دل آدمی چوں بسویش کشد  
 ازین خوشدلی گردد آسوده جان  
 دووم حاصل از لذت حس شود  
 ندیدم کسی را بروی زمین  
 ازین هر سه گن بر کرده بود  
 محیط است بر چار برن این سه گن  
 بنوعی ستوگن بر حسن بود  
 دل و پنج حس را بدست آورد  
 ریاضت جسم و تحمل کند  
 ثباتش بود بر کتاب و بدین  
 بنوعی است و روح در آمیخت  
 سخاوت شجاعت ثبات قدم  
 خیال ریاست بسر داشتند  
 نگهبان داشتن پاس جا و جلال  
 خبر دار بودن بفرمان سلطنت  
 به خوشی روح و تمکن کار میں  
 زراعت تجارت مشایخی دیگر  
 بود خوشی تمکن بشو و تمام  
 هر آن کس که بر وضع خود قناعت  
 پرستد کسی را با اعمال خویش  
 همان جمله شد حساب و اگر در همه  
 رسد تا بمقتضی در راحت کند  
 بدین دیگر ره نبردن خوش است

بچینند گل وصل و پوشش کشد  
 چنین راحت را تو سائک بنوا  
 طلائی نماید و لعل مس شود  
 نه در دیو تا یا نه سپرخ برین  
 مگر آن حسدائی یگانه بود  
 بدینگونه تقسیم شد گوش کن  
 که پاکیزه و خشک دامن بود  
 بفرج رعوت شکست آورد  
 بدرک سعانی تا قتل کند  
 بعلم البقیس هم امین البقیس  
 قضای عشق هر چه تری رکنیست  
 همه جسد بودن تحصیل علم  
 ز احوال هر کس خبر داشتند  
 تا قتل نمودن بکنر مال  
 تحمل نمودن که بخشند سلاح  
 سه گونه نمودند کردار بنس  
 ندارد خیالات دیگر بسر  
 بود خدمتش کار هم صبح و شام  
 دانش خرم و بهره ورد است  
 که از عقل و فهم و تیز مست پیش  
 همان نوری تا بخش کند بر همه  
 ز آمدن شدن از غایت کند  
 با این خود جان سپردن خوش است

عزیزه گر آید امانت کند  
 به کمزور زور آزمائی کند  
 چنین شخص در بند تاس بود  
 بتأثیر مکن با سه قسم است عقل  
 عقل ز مکن با سه قسمت نیز  
 تمیز بد و نیک دهرم و اوهرم  
 تمیز ره و رسم آیین کیش  
 رسیدن یعنی و امید و بیم  
 خب بر بودن از قید و آزادی  
 چنین عقل را ساکنی گفت اند  
 ندانستن حق کس این جنبی  
 بود عکس سائک بتامس تمین  
 هر آن کس که غالب بود بر حواس  
 بود پاس و انفس منظور او  
 دل خویش تن را بدست آورد  
 تحمل چنین شیوه سائکیت  
 نگهباری دین و مقصود خویش  
 شکیبانی این چنین را حبیبیت  
 که ماند بستی و غفلت مدام  
 بخواب گزای از جهالت بود  
 سه قسم است آرام ازین بدای  
 یکی آنکه بعد از ریاضت بود  
 اگر چند زهر مست در اشتها

به پیوده کاران امانت کند  
 ز حد بیشتر بجمالی کند  
 بر هر خردمند ناکس بود  
 کس من من بخدمت پیش تو نقل  
 بحر نسیم بینداز گوشش تمین  
 ز قهر حشد اخوت و زلفق ششم  
 شناسائی قلت و دین خویش  
 بر انخسایم هر کار بدون غنیم  
 بدانستن قدر او فتا و گی  
 کسان کا که راز نهفت اند  
 بدان این چنین عمس را راجبی  
 چو آن کسکه او نقره داند ز ریز  
 بر او مساویست امید و یاس  
 بود نام حق ذکر و مذکور او  
 بمیناے خواهش شکست آورد  
 خوشحال آن کسکه این گونه زلیت  
 چے نام کردن دل و سینہ ریش  
 تحمل که بدتر بود تا مسیت  
 سحر را نماید در اندیشه شام  
 همگه کار او بر بطالت بود  
 که آسودگی بخش جسم است و جان  
 که از هر دو عالم فراغت بود  
 جواب حیات است در انتها



ولیکن بدانند که مقصود نیست  
 کسی کو بدانند که هر جا خداست  
 چنین معرفت خاصه را حسبیت  
 بود هر چه واجب کند صبح و شام  
 نباشد پئے خصمی و دوستی  
 اگر از پئے کام دل می کند  
 کند کار و داند که من کرده ام  
 بدان را حسی اینچنین کار را  
 ز غفلت نداند سرانجام کار  
 چنین کار را تا می شناس  
 نتواند ثمر آنکه از کار خویش  
 بود شاکر و صابر و بے ریا  
 نبالد چون مقصود گردد حصول  
 چنین شخص فارغ ز مایه است  
 نتایج طلب هر که از کار شد  
 بود طالب مال و مشر ز ندوزن  
 بهر رنگ مقصود خود خواهد او  
 مقتید نباشد بتبوی پیرتن  
 کشد بے گنہ را برائے غرض  
 چنین غاش کار را حسب بود  
 زمینکو بد خود گمراه نیست  
 سفیه تنگ مایه و هرزه کار  
 ریا پیشه و کاهل و بد سرشت

بهر شخص این نکت معلوم نیست  
 ولیکن بهر رنگ و شانش جداست  
 بقید برستیدنش تا نیست  
 بجهت بلوغ و بسعی تمام  
 بدان اینچنین کار را ساساگی  
 و یا بهر آرام دل می کند  
 ز حد بیش خون جگر خورده ام  
 دگر خواهد آزار جاندار را  
 مدار و کف رسته اختیار  
 که ایزار سانسست بیش از قیاس  
 تجنست نداند بکردار خویش  
 کشد رنج و محنت برائے خدا  
 ز نایا بیش هم نگر دو طول  
 قیمت شمارش که اوست گنیت  
 برائے غرض از همه یار شد  
 کشد رنج و منت پئے خویشتن  
 اگر یافت خوش ورنه جان کاه او  
 بود امن آلوده ما و من  
 فشار دهر کار پائے غرض  
 غرض خویشتن دار را حسب بود  
 بدانند که از راه گمراه نیست  
 جفا کار و حق پوشش و بطلان شعار  
 بود کار او حسب گلی کار زشت

بخیرات و جگ بهره یا خد خلق  
 بغفلت کند ترک اگر تا نیست  
 بر آن کس که از خوفِ محنت گذشت  
 چنین ترک را راجعی نام هست  
 کند کار و بهره نخواهد از آن  
 چنین ترک از سستی می شود  
 ز نیک و بد آن کس که آنسو ترست  
 ز کردار خالی نباشد بشر  
 ولیکن می خویش غافل کند  
 سه گونه بود کار های بشر  
 ز کار نیکو می رود در بهشت  
 بقید تناسخ کند و در دشت  
 سبب پنج باشد بکار جهان  
 حواس و تن و جان و نفس و عهد  
 چه از تن چه از دل چه کار از زبان  
 کسی که سبب دست خود داشته  
 به نزدیک من جاہل و غافل است  
 ز قید خودی هر که وارسته است  
 ز خونریز هم نیست نقصان بر او  
 سه حکم است کردار را ای عزیز  
 که دانست و داننده و عظمت  
 به ترکیب گن کار سه قسم شد  
 بود سستی آنکه هر جا شش دید

پیر آسوده باشند آرباب دلق  
 به نزدیک من ترک آن ناگیت  
 به نزدیک خود ترک را خوب داشت  
 ز مقصود وجود نا کام هست  
 به سر کار خود را نه بیند میان  
 که راه نگوشتی می رود  
 به پیشم بهان محض نیکوترست  
 که باشد که ناید درین ره گذر  
 برائے خدا مرد و عاقل کند  
 که نیکت و بد نیک و بد بر بشر  
 بقصد جهنم بود کار زشت  
 با انواع قالب درون آردش  
 سرانجام آن کار ز آنها بدال  
 نباشد جز این پنج در پنج عهد  
 همه کار موقوف باشد بر آن  
 همه کار از ذات الگ داشته  
 ز حق دور ماند که پد باطل است  
 ز غیر حشدا چشم خود بسته است  
 که دخل ندارد من و ما در او  
 نگهدار حرفم بگوشش تمیز  
 دلے کار و بسته قدر تست  
 کز آن عاقبت تنگ بر جسم شد  
 بچشم حقیقت تماشا شش دید

بزرگ گشت نو سام بید آتشکار  
 بحرین خستین بود رنگ زرد  
 بود حرف دیگر برنگ سپید  
 سوم حرف باشد برنگ سیاه  
 الف راست تأثیر سوزنده نار  
 بتأثیر خود شید میم آمده  
 به ترکیب این هر سه شد کائنات  
 به اعتناء بر کار او را بخوان  
 همین را کنند اسم ذات اعتبار  
 نباید بانکار حق شد مصر  
 ره در رسم و آئین همه راست  
 بر بے اعتقاد می اگر کار کرد

اترین در آن هر سه داخل شمار  
 ز تأثیر رحمن برو کار کرد  
 که شد خاصه است گمن از نفع بدید  
 که دارد خصم ال تمکن بنگاه  
 بتأثیر همه نوشته شده آشکار  
 کزو کارهای عظیم آمده  
 که اینها صفات اندوانین ذات  
 که در منزلت هر حرفش است نکته دانا  
 شود ذکرشش داخل بنم یار  
 که این کار چون زهر باشد مصر  
 دل خویش منکعبت کاستب  
 پی جان خود منکر آزار کرد

## ادھیائے سیزدهم سنیاں جوگ نام

وگر گفت کاسے راندان جہاں  
 کہ دارم بخت ز حد بیشتر  
 بگفت بجن ترک ہر آرزو  
 کہ سنیاں ترک تمنا بود  
 بود تیگ ترک عمل خواستن  
 نوشتند در سانبھ اہل نظر  
 گناہست بر آدمی ترک فرض  
 بتحقیق من ترک باشد رنگ  
 نکردن گناہست و کردن صواب

بگو حال سنیاں و تیگ این زمان  
 ہی سوزدم شوقی مضطر بگر  
 پس آنکہ ز سنیاں حرفے بگو  
 بیاد حسد ابودن اولی بود  
 ہ گنجے نشستن نہ بر خاستن  
 کز آزار جاندار باید حذر  
 کہ بر ذمہ اش ہست مانند فرض  
 کز ان گشت ز ائمہ ام دور رنگ  
 و لیکن نحو اہد ز کردن ثواب

بود طاعت جسم غمزد و نیاز  
 پرستیدن دیوتا و پدر  
 تجسید و تعسیر باشد تمام  
 عبادت بگفتن چنین می کنند  
 به شیرین زبانی و آهستگی  
 بهر کس بگفتن بعت دور خویش  
 سخن می کند مرد روشن ضمیر  
 برین علوم و بذکر خدا  
 بود طاعت دل همیشه خوشی  
 بهر رنگ با هر کس حاجت  
 دل خویش کردن چو آئینه صاف  
 اگر بعینه ض هر سه طاعت کند  
 دیگر هست دل داده آرزو  
 اگر بهر آزار کس می کند  
 بود خیر کردن بسے خوشنما  
 دهر زر و لیسکن نه در مزد کار  
 دهر هر که اینگونه او ساقی ست  
 غرض خواهد و مزد و منت و هد  
 دهر را انگان تاسی مال خویش  
 کی شد سه دانسه شد صد هزار  
 ز حرف نخستین برتبار شده  
 ز حرف دوم بشن آمد پدید  
 ز حرف سوم آمد لے راست بی

نمودن زان سال بد است از  
 دیگر پیر و استاد اول نظر  
 بکوشد به تطهیر تن صبح و شام  
 که هر حرف را دلنشین می کنند  
 که افتد سبب بهر دستگی  
 نکردن بزحمت زبان سینہ ریش  
 خوش آینه و راست و دلپذیر  
 شب و روز بودن بصدق و صفا  
 نسر و خوردن غصه و فاشی  
 به ضبط دل خویش پرداختن  
 دو چایر کس شدن سینہ صاف  
 بود ساقی و نسر اعت کند  
 بود و راجسی لے پسندیده خو  
 بود تاسی و هوس می کند  
 شود خوشنما تر چو باشد بجا  
 بجائے تکو بهر پروردگار  
 دیگر بهر خواهش دهر راجسی ست  
 پئے خوشنمانی و شهرت دهر  
 علی الرحمن احکام آئین کیش  
 و زان هر سه گرفت عالم تدار  
 زمین آتش و بید پیدا شده  
 دیگر انتر چه بار و هم جهر بید  
 بهادید و خورشید و قلد پرین

# ادھیائے ہفتدہم ترک سبھاگ نام

ز حال کسے کن پریشم بیان  
 ولیکن علی الرحمن این بندہ  
 چہ این شخص را دین و آئین بود  
 کہ بر طبع خود ہر کئے بہت محو  
 مثال دل شخص پر کوزہ است  
 دس بہت مائل براہ ہستیں  
 کہ بہت این پریشم ہمہ درد و غم  
 کند از ریاضت دل و سینہ ریش  
 کند اعتبارش ز ارباب دلق  
 بر احوال خود مے نمایستم  
 کہ ہستند ایشان ہمہ رنگ و ریو  
 از ایشان اذیت رسد دمدم  
 و گر خسیہ کردن بخلق خدا  
 بر دہاں ست گن ہمہ دم بکار  
 ملک سود پر شور و ہم لحم کش  
 کند اہل رعین ہمہ خستیا  
 خور و ہر کہ تم طبع باشد و را  
 کند صرف آن دولت و مال و جاہ  
 کہ گرفت در مزد خود یار را  
 خلافت کتب طاعت طاعت  
 نہ امد بحق اعتقاد تمام

پر سید ارجن کہ لے رازداں  
 کہ دار و محبت بیاد خدا  
 انیں ہر سگن در کہ امین بود  
 بفرمود باشد ارادت سے نحو  
 ترا و دہماں ہر چہ در کوزہ است  
 پرستد ملک را بست گن قرین  
 برج و چہ و را جھس شیا طین تم  
 ہر آن کس کہ غافل نہ آئین کیش  
 بود در دل او کہ این جملہ حلق  
 ز بیداشتی بہت در بندہ منم  
 بود انچہ نہیں کس پرستار دیو  
 مرا ہمہ کہ جان ہمہ عالم  
 سہ گو نہ بود جگ و توہ و نذا  
 غذا ہائے مرغوب و ہم خوشگوار  
 و گر تلخ و ہم تیز و گرم و ترش  
 کہ باشد مضر و بے ناگوار  
 و گر شور و پر سر و شب ماندہ را  
 نتیجہ نخواہد ز جگ ہیچ گاہ  
 کند صاحب ست گن این کار را  
 نتائج طلب خود نما را حیعت  
 نہ افسول نہ خیرات زر نے طعام

بگوید کیے هر چه خواهم کنم  
 ز فهمید باطل بدان چنان  
 منم عارف و کامل و زور ور  
 لذا که همتی از بهر من است  
 نباشد بجز من کسے شاد مند  
 شریف النسب در زمانه منم  
 منم آنکه خیرات و جگ میکنم  
 اسیر کنند هوا گشته اند  
 سراسر بود بر غلط رائے مثال  
 به سیم و زرب خویش دارند ناز  
 بوقت بزرگان ندر اندگوش  
 بکار و ریاضیه و طاعت کنند  
 بصد رنگ جور و جفای کنند  
 زمین سے گریزند - باد گیران  
 ز حد بیشتر فاضل و بیشترند  
 به تنهائے مهود در میروند  
 سه دروازه دوزخ است ایچوان  
 ازین هر سه در رفتن خوب نیست  
 کسے کو ازین ره شود برکنار  
 رود هر که بیرون از فرمان بیه  
 اگر هست مقصود منو نظر

کیے راز نم دیگر سے راز نم  
 که جز من نباشد کسے در جهان  
 منم حاکم و عادل و دادگر  
 غرض دین و دنیا ز بهر من است  
 نصیب دیگر نیست بخت بلند  
 عدیم المثال و چکانه منم  
 بکار لیکو تاز و حکم میکنم  
 گرفتار دام بلا گشته اند  
 چو سیرند دوزخ بود جایشان  
 ز کج فهمی خود نیایند باز  
 زمستی بهر محطه بازند هوش  
 پئے خود ستانی رعایت کنند  
 پئے کار خود قتل عامی کنند  
 محبت بگیرند این خود سرا  
 که با ناز را بهر جگ میکنند  
 بجسم سنگ و خوک و خر میروند  
 طلع هست و خشم هست و شهوت بدل  
 که این راه و اصل بطلوب نیست  
 کشته آن حک ناز را درکنار  
 ز مقصود خود میشود نا امید  
 مکن انچه منعمت در شاستر

خلافت بزرگان نکردن خوش است  
 بائین خود جان سپردن فووش است

ہر آنکسکہ اور استایشش خصال  
 ریاسیرتی۔ مگر اندیشگی،  
 قساوت و گراعت رازی بحال  
 ششم اہلی کو بلاے بدست  
 نلک سیرتاں بائدا وصلند  
 میندیش ارجن۔ کہ خوش سیرتی  
 دوگونہ بود حشوق ایجا دمن  
 وگر آنکہ اہکار من می کنند  
 ز کج فہمی خود نخواستند بید  
 ز حق در گذشتند و باطل شدند  
 سخن میکنند آن حسد انکاراں  
 کسانے کہ دارند این اعتقاد  
 ستم می کنند و جفاے کنند  
 ہمہ تاج خواہش کام دل  
 ہمہ تن تکبیر۔ سر ایا عنہ و ر  
 زستی غفلت چنان بخود اند  
 شب و روز در فکر بگردنست  
 رسنہلے حرص و ہوا در گلو  
 تناکش عیش و عشرت ہمہ  
 ز جور و ستم جمع زرمی کنند  
 عجب شورشی ہر یکے در برت  
 گوید کہ امروز این یافتیم  
 کہ فساد اگر ہم میسر شود

نخواہد رسیدن بسزم وصال  
 غرور و تکبر۔ جفا پیشگی،  
 بخود چیدن از فرط حسن و جمال  
 کہ بہر شیاطین جزائے بدست  
 شیاطین صفت ہرزہ و بطلند  
 نہ چوں اہلسان رفتہ در غفلتی  
 یکے آنکہ کردم از آہنسا سخن  
 ز ناحق شناسی سخن می کنند  
 کلام الہی ندانند بید  
 ز رسم و رہ خویش غافل شدند  
 کہ آمیزشش مردوزن شد جہاں  
 سرور و ششان در تہ خاک باد  
 ز باطل خیالی جہاے کنند  
 ز خود رفتہ و محو آرام دل  
 ز راہیکہ حق ست بسیار دور  
 کہ محو رضائے شیاطین شدند  
 ز طول امل رشتہ در گردنست  
 تمامی فساد و سر ایا علو  
 گرفتار زندان غفلت ہمہ  
 تہ بار عصیاں بسرمی کنند  
 ندانند مالک کسے دیگر ست  
 ازین یافتیم خوب دریافتیم  
 بدین پنج تخمینہ زر شود

بگوید کیے بر حسب خواہم کنم  
 ز فهمید باطل بدان چندان  
 منم عارف و کامل و زور ور  
 لذت مند همتی از بهر من است  
 نباشد بجز من کسی شاد مند  
 شریف النسب در زمانه منم  
 منم آنکه خیرات و جگ میکنم  
 اسیر کنند هوا گشته اند  
 سراسر بود بر غلط رائے شان  
 پر سیم و زر خویش دارند ناز  
 بخت بزرگان ندارند گوش  
 بکار و ریاضت و طاعت کنند  
 بصد رنگ جور و جفای کنند  
 زمین می گردزند - باد گیراں  
 ز حد بیشتر فاضل و بیشترند  
 پنهان مهور در میروند  
 سه دروازه دوزخ است ایچوان  
 ازین هر سه در رفتت خوب نیست  
 کسی کو ازین ره شود برکنار  
 رود هر که بیرون از فرمان بید  
 اگر هست مقصود بند نظر

کیے راز نم دیگرے راز نم  
 کہ جز من نباشد کسی در جہاں  
 منم حاکم و عادل و داد گر  
 غرض دین و دنیا ز بہر من است  
 نصیب دیگر نیست بخت بلند  
 عدیم المثال و چکانہ منم  
 بکار بگو تا ز ونگ میکنم  
 گرفتار دام بلا گشته اند  
 چو سیرند دوزخ بود جای شان  
 ز کج فہمی خود تنیایند باز  
 زمستی بہر محظہ بازند پوش  
 پئے خود ستانی رعایت کنند  
 پئے کار خود قتل عامی کنند  
 محبت بگیرند این خود سراں  
 کہ جاندار را بہر جگ میکنند  
 بحسب سگ و خوک و خر میروند  
 طمع ہست و خشم ہست و شہوت ہاں  
 کہ این راہ و اصل بطلوب نیست  
 کشد آن ہم ناز را در کنار  
 ز مقصود خود میشود نا امید  
 مکن انچه منعمت در شاستر

خلافت بزرگان نکردن خوش است  
 بائین خود جان سپردن خوش است



ہر آنکسکہ اور استایشش خصال  
 ریاسیرتی۔ مگر اندیشگی،  
 قساوت و گراعت رازی بحال  
 ششم اہلی کو بلاے بدست  
 ناک سیرتاں باحتدا واصلند  
 میندیش ارجن۔ کہ خوش سیرتی  
 دوگونہ بود حشلق ایجاب من  
 وگر آنکہ انکار من می کنند  
 ز کج فہمی خود نحو انند بید  
 ز حق در گذشتند و باطل شدند  
 سخن میکنند آن حد امکان  
 کسانے کہ دارند این اعتقاد  
 ستم می کنند و جفاے کنند  
 ہمہ تاج خواہش کام دل  
 ہمہ تن تکبر سر ایا عنہ و  
 زستی غفلت چنان بخود اند  
 شب و روز در فکر بگردنست  
 رسنہائے حرص و ہوا در گلو  
 تنناکش عیش و عشرت ہمہ  
 ز جور و ستم جمع زرمی کنند  
 عجب شورشنے ہر کیے در برت  
 گوید کہ امروز این یافتم  
 کہ منہ را دگر ہم میستر شود

نحو اہر سیدن ببنوم وصال  
 غرور و تکبر۔ جفا پیشگی،  
 بخود چیدن از فرط عن و جمال  
 کہ بہر شیاطین جزائے بدست  
 شیاطین صفت ہرزہ و بطلند  
 نہ چون اہلسان رفتہ در غفلتی  
 کیے آنکہ کردم از آنہا سخن  
 ز ناحق شناسی سخن می کنند  
 کلام الہی ندانند بید  
 ز رسم و رہ خویش غافل شدند  
 کز آمیزشش مردوزن شد جہاں  
 سرور و ششان در تہ خاک باد  
 ز باطل خیالی جہاے کنند  
 ز خود رفتہ و محو آرام دل  
 ز راہیکہ حق ست بسیار دور  
 کہ محور ضائے شیاطین شد  
 ز طول امل رشتہ دگر دست  
 تمامی فساد و سر ایا عنلو  
 گرفتار زندان غفلت ہمہ  
 تہ بار عصیاں بسر می کنند  
 ندانند مالک کسے دیگر ست  
 اتریں یافتم خوب دریافتم  
 بدیں پنج مخفیہ نہ زر شود

نمود ترا شوکت و شان خویش  
مخواب انیمه آه بیدار شو  
و گرنه عبث رنج و محنت کشید

بگفتم تو راز پنهان خویش  
بگفتم و خبر دار و همشمار شو  
هر آنکسکه نمید جائے رسید

## ادھیائے شانزدہم دیو و اسر سنیّت

مراں آدمش کو ملک سیرت است  
بعجز و تصدع حبیبیں سودنی  
بعشق کسے خون دل خوردنی  
در فیض بر حلق کبشادنی  
بہ پیش نظر داشتن مردنی  
پئے کار کس تاز و تگ کردنی  
ازیں دامگہ قصد و راستنی  
پئے شعلہ خونی حبّ بفتنی  
کہ باشد برابر بدر سفتنی  
ز ایندائے کس دست افشاننی  
بود بر حسبہ از کبیر انداختن  
تکدہ نبودن صف خواستن  
دل خود ز لذات برداشتن  
دل نرم خود را بعباد داشتن  
ز اوج صلابت چو خور تافتن  
سراسر گذشت تا مل شدن  
ز حقد و حسد دست برداشتن  
کہ انجاست ائے یار کیساں شدن

بہر کس کہ این بست دشمنی خصلت است  
صفائے دل و بخیطر بودنی  
بفکر تن و جاں بسر بودنی  
بقتدر میسر بہ کس دادنی  
بست این حواس خود آوردنی  
شدن جلد تن صرف جگ کردنی  
بعلم و عمل جان و دل بستنی  
رو زاہری را بسر رفتنی  
بجز راستی کہ سخن گفتنی  
ز قہر و غضب دور تر ماندنی  
سخا پیشگی وضع خود ساختن  
بصبر و قناعت جگ کاستن  
لمطف و کرم کار بگذ داشتن  
ز کردار زشتی حیا داشتن  
ز نا کردنی ردے خود تافتن  
بہ سختی مہر تن تحمل شدن  
درون و بیرون پاکتر داشتن  
ز بس عجز با خاک کیساں شدن

چگویم ازاں خلوتِ خاص آہ  
 نگہ دید آن کس کہ آنجا رسید  
 بود نورِ حباں شسته نورین  
 ہمیشش پس از مرگ با خود برد  
 دل و پنج حسِ جان کشته سوائے خویش  
 دل و پنج حسِ محو کارِ خود اند  
 زِ حالاتِ جان عاشقان آگہند  
 تماشاے جان در بدن میکنند  
 ز من مستعارست نور و فروغ  
 چہ مہر و چہ ماہ و چہ سوزندہ نار  
 منم آنکہ بارِ جہاں مے کشم  
 شوم مہ نباتات تا پرورم  
 فراموشی و یادِ عالم منم  
 منم آنکہ مقصودِ بید آمدہ  
 منم آنکہ بید از زبان منست  
 جہاں از وجود و عدم باہم است  
 ہمہ در فنا نیست عارف بجاست  
 اچہر جان و چہر قالبِ رفتنیست  
 جہاں در جہاں روشن از شان اوست  
 من آنم کہ گشتم بخود آشنا  
 چو دانستم این را کہ من کیستم  
 ز فہمیدِ خود پر کہہ او تم شدم  
 شناسائے من عارفِ کامل است

کہ بود رہ تابلش مہر و ماہ  
 نہ از وے خبر ہیچ گوشے شنید  
 قریب است از دلِ رہ دورین  
 چو بادے کہ بوی خوش و بد برد  
 دریں گلستان میکشد بے خویش  
 ز پائندی جسم یارِ خود اند  
 گرفتار لذاتِ حس ابلہ اند  
 نہ چون ابلہاں پر سخن میکنند  
 بود دعویٰ صحیح صادق دروغ  
 فروزندہ تابندہ از من شمار  
 چہ دانند بارِ آن چہاں مے کشم  
 شوم آتش و مرعند از خورم  
 دریں خلقِ شادی و ماتم منم  
 منم آنکہ یاس و امید آمدہ  
 ز عرشِ آن طرف آستان منست  
 چو گیسوے خوباں خم اندر خم است  
 کہ اورفته است از خود و با خداست  
 دگر آنکہ با کبریا و منیست  
 بچشم آیدت ہر کہ جہان اوست  
 گذشتم ز بحر فنا و بہت  
 گردن تارتن از پے چہیستم  
 چو عبودِ مسجودِ عالم شدم  
 بہر رنگ یادِ منش درد دل است

<p>منم صورت و معنی ذات پاک منم کوہ تین نجات آمدہ منم کوہین مستحکم و بے زوال منم آرام آرام آن مخلوقم کہ از خلوت آوردہ در جہلوتم</p>	<p>چہا مینمایم درین مشت خاک بیک ذات در صد صفات آمدہ منم آن کمالے کہ باشد کمال کہ از خلوت آوردہ در جہلوتم</p>
--	--

## ادھیائے پانزدہم پر کہوتم جوگ نام

<p>عجائب درختیست این کائنات ہر شاخہا سوے پائیں عمیاں ولے پادارست و ناپائیدار بود بید و اہر کہ این را زیافت تہا شاکن اورا درین کہنہ کاخ ہر گن شاخہا پیش تو می کنند و گرنہ کنند میل بالا روی خواص جو اسش بود برگ و بار قناریشا پیش باعمال بست دندانگسازنہ الغہمش ہوس کہ سر سبزی او چہاں مے شود بود بیخ او محکم از یاد من پس از قطع او میستوانی رسید بخلوت گنہ نازد انگہ در آ بسنہ لگہ وصل او آن رود زاد منی دامن افشانہ است نہ عصی بکس نے محبت بکس</p>	<p>کہ بخش جلاست لے خوش صفتا ورقہائے بیدست ہر برگ آن تبا شد چو آب روانش قرار تیر کار آن مایہ ناز یا منت بہر شاخ باشد پر انگنہ شاخ ز آرزو ہوا سہ فرومی گنہ بمغز سخن رس کہ عار نہ شوی ہولے ہوس داردش بھتار بر نصیفخہ کیں نقش آمال بست کما یعنی نیست معلوم کس چگونش بہار و خزاں مے شود بپالیش ز قطع اہل پیش کن بجائیکہ ناید بید و شنید در آن مسندل خاص از در در کہ باد امن پاک چوں جاں رود بنائے تننا برا انگنہ است برانہ کہ باقیست اللہ و بس</p>
--	---

ز دست گن شود عافیت حق شناس  
 تو گن کند دست و دیوانه اش  
 بود میل اول بطرف عسلا  
 تو گن به تحت الشری می برد  
 ازین هر سه انشومنه جان من  
 ازین هر سه هر کس عبدا می شود  
 بگفت که اے رفیق تو هم  
 ازین هر سه گن هر که وارسته است  
 چنان دامنش چون تسلی شوم  
 بگفت هر آن کس که آزاده است  
 نبالد ز ایصال مطلوب او  
 مساوی بود پیش او هر کس  
 بداند ز گن با تغیر بود  
 به تحریر آینه سازه جا کم رود  
 تعلق ندارد بکار جهان  
 ز رو سیم عمل و دروغا ک سنگ  
 زماند ترا و سخواند مرا  
 نه از عزت افتخارش بود  
 بود دامنش پاک از مدح و ذم  
 شعارش بود بردباری همه  
 بکار جهان دلدهی کم کند  
 گنا تیت نامی چنین کس بود  
 که دست است از یادین صبح و شام

رجو گن کند طامع بے قیاس  
 به بیداشی سازد افسانه اش  
 میانه بود محور حرص و هوا  
 بسبب از کجا تا کجا می برد  
 بچشم حقیقت بسبب شان من  
 خدا شاه دست او حنّامی شود  
 عزیزان جگر گفت تو هم  
 دل خود بگیوسه تو بسته است  
 درین راه تا پا به پایش روم  
 بهر جا بیک جلوه دل داده است  
 نماند ز حرمان مرغوب او  
 ز شادی نه شادان نه از غم غم  
 گفتم مسکنت که تکبر بود  
 که این ره بدل آشنا کم رود  
 غریبه بود در دیار جهان  
 برابر به جیب چو افتد کچنگ  
 بهر رنگ در حبلوه داند مرا  
 نه از ذلت خویش عارش بود  
 بیک حال باشد میهر و ستم  
 بود کار او حق گذاری همه  
 ازین دام که خاطرش رم کند  
 غرض آدم خوب اینکس بود  
 کشیدت میخانه ام راتمام

وگر نہ عبث عمر در باجستی	اگر یافستی کار خود ساختنی
<h2>ادھیائے چہار دہم ز گن بجھاگ نام</h2>	
<p>کہ بالاتر ازوے سخن شکل است  ز دریائے معنی گہر یافت است  دش باب در دست آوردن است  بصد رنگ آن کس کہ این نقش است  جہاں جملہ زیرہ اذان من است  کز و گشت مینا د عالم درست  از و بست تسکین و آرام جاں  کہ انسان ز آمد شدن و آرہد  از و کار و کردار پیدا بود  از و سرزند جاہلی - کاهلی  سر آدمی را بشور آورد  بر و کار خود را بہر رنگ پیش  و گر رج ز کردار ہا کام جاں  کہ اوہست اسباب بیداشتی  بخونگہم می رسد آن کسے  بصفت ہلکے نیکیاں علم بہ فرشت  بود داخل زمرہ اہلبہاں  کہ کار سے نباشد بہ از کار نیک  کشدا حکومت جفائے عظیم  کشناسد آن جو ہر ہنر در</p>	<p>کنوں آن سخن بر زبان از دل است  تر این سخن ہر کہ دریافت است  چون فارع از نادن و مردن است  زمان و مکان و دیگر ہر چہ است  بر بہت کو تخم دان من است  ہیسا سگن شد زمانا تا نخست  صفائے ستوگن چو آسینہ داں  ہماں دانش معرفت میدہد  ز جوگن ہر تن متنا بود  توگن بود موجب غافلی  ازیں ہر سہ گن ہر کہ زور آورد  دش را دہیل اوصاف خویش  اگر ست بود بخشد آرام جاں  تم آرد گراں خواب بیداشتی  اگر در ستوگن و دجاں کسے  اگر جسامہ را در جوگن گذشت  و گر در توگن گذشت از جہاں  ستوگن بیاید بکردار نیک  ز رج بر سر آید بلائے عظیم  توگن کند بخیر و مرد را</p>

بود جبّلوہ او بہر مغز و پوست  
 شناسندہ بینندہ دانندہ اوست  
 ہمان است گیسرندہ ہر مزہ  
 بروں از بدن ہم درون بدن  
 شناسای او شو کہ رویش بس است  
 کہے طالب او در آب و گل است  
 کہے در ریاضت تن خود گداحت  
 کہے بہر او جگ و خیرات کرد  
 بہتر لگہش می رود ہر رہے  
 کلین و مکاں با ہم آمیختند  
 بہر کس نگاہ تو آنتند ہمانست  
 ہمہ رستنی او بجائے خود است  
 بیکر نگیش دیدہ را واکند  
 چو اینجا رسیدی رسیدی بجا  
 در این صورت آزار خود ہم مکن  
 تعلق بہ پرکرت دارد عمل  
 ہمہ در یکے ہیں یکے در ہمہ  
 قدیم است فانی نحو اہد شدن  
 چو آکاش ہر جا است لیکن بجاست  
 چو خورشید کو نور بہر منزل است  
 کہے با حقیقت شود آشنا  
 منہ دل بریں خود پسندی خلق  
 کہ یاراں سپہ ایا بگل مانہ اند

تماشا می خود در این پردہ اوست  
 تو گوئی ہماں آفرینندہ اوست  
 ہمانست از پائے تا سر مزہ  
 از داحتلاف شتون بدن  
 غرض او در سخبا عجاب کس است  
 کہے حلقہ زن بر سر اے دل است  
 کش جلوہ در بت پرستی شناخت  
 کہے گوشش خود بر حکایات کرد  
 پرستندہ او نیرد گہے  
 غبار نقسین بر آنگیختند  
 ہماں جبّلوہ پر داز کون و مکانست  
 کہ اینہا ہمہ از برے خود است  
 بہر رنگ او را تماشا کند  
 کہ او جبّلوہ گر بہت در مر کہ ام  
 نگردی اگر نیک بد ہم مکن  
 بود خارخ آں پر کہہ از ہر اخل  
 نگہ از تامل فنگن بر ہمہ  
 حضا و زندگانی نحو اہد شدن  
 کہے کو چناں دید باب بقاست  
 بدانگونہ او شمع این محفلست  
 کہ بیند ز پرکرت او را حبا  
 بدیاں موجب پائے بندی حلق  
 سپہ را دور ازاں کام دل مانہ اند

همانست آتش همانست آب  
 برمی ذات او از حق و باطل است  
 همانست چشم و همانست گوش  
 توانا و زور آور و برتر است  
 جهان مجملگی آمد از کونے او  
 جهان و زمان و مکان آن بود  
 همان آشناست بیگانه است  
 محبت کند گر کسب مشکل است  
 بری از صفات و همه تن صفات  
 رونده همانست و آینه اوست  
 نیاید چو او ناز نینمی کشد  
 قریب از قریب و بعید از بعید  
 نماید چو مقسوم و مقسوم نیست  
 فنا و بقا و جهان از ویست  
 مه و مهر بریز نورست از او  
 همان است عارف همان معرفت  
 بود منزل خاص اعتنا دل  
 ز قالب ز عرفان زد استغنی  
 بحر نسیم رسد گر پرستنده ام  
 بجز پر که نبود کس در جهان  
 از آن پرده او را بخلا در سرست  
 کس کو بر پرکت و پر که آشناست  
 بود پر که فرما زوای بدن

بهر ذره تا بد همان آفتاب  
 ولیکن بهر رنگ او مثال است  
 همانست مستی همانست هوش  
 محیط جهان و جهان پرور است  
 شود باز گشت همه سوے او  
 حواس و قیاس و گمان آن بود  
 همان مسجد و دیر و میخانه است  
 که مستغنی است و بخود مال است  
 همان غیر ذات و همان عین ذات  
 نشیننده جنبه پائنده اوست  
 اگر عقل باریک بینی کنند  
 همان می تراود ز گفت و شنید  
 بهر جا ست پیدا و معلوم نیست  
 همان جلوه پرداز در هر شیئی است  
 بود هر چه تاریک در است از او  
 باو میرسد اهل دل عاقبت  
 بود همسر عرش ازین راه دل  
 بگفتم و ز اندیشه کردم غشی  
 رسد تا بجای نیکه من بنده ام  
 نقابست پرکت بر رومے آن  
 چو بر خیزد این پرده او برتر است  
 ز بند گران تناسخ راهاست  
 از است محکم بنائے بدن



شکیبانی و رنج و راحت دیگر  
 ز عرفان سخن می‌کنم گوش باش  
 بود عارف آن کس که مغزور نیست  
 نگردد رو ادا را آزار کس  
 تحمل چو کوه گرانش بود  
 بود راحت و رنج کیسان پرش  
 بود راستی پیشه و حق گزار  
 کند خدمت مُرشد خود بجا  
 بهر قسم دارد تن خویش پاک  
 بگفتار و کردار فتاد بود  
 بود تارک التذاذ حواس  
 نه چیند دکان حیل در میان  
 ز حالات جسم آگهی خوشتر است  
 جوانی و پیری و مرگ و حیات  
 نداد زنده زنده زن آفت  
 نبالد چو مقصد شود حاصلش  
 زداید ز دل نقش عیب مرا  
 کند مسکن خویش جا های پاک  
 سپهره ز آرزوی صحبت ناکسان  
 پیش نظر داردش روز و شب  
 همین است عرفان دیگر غفلت است  
 کنون با تو میگویم آن راز را  
 کز آن راز و آن خبام آنسو ترست

همین است چصیر سخن مختصر  
 سراپا حسد و جنگی موش باش  
 ریاضت گیهاش منظور نیست  
 نخواهد که بر هم زند کار کس  
 فراغت ز هر دو جهانش بود  
 خیالات باطل رود از سرش  
 کجی و فریضش نباشد شعار  
 بجوید رضایش بهت در توان  
 نباشد اگر آب با مشقت خاک  
 بر افعال و اعمال ناظر بود  
 شعارش بود شکر و صبر و سپاس  
 کند کار خود را نه بیند میان  
 چه گویم که در وی چه مضمهر است  
 مرضهای دیگر چندین جیات  
 که عائد نگردد با و کلف  
 نکاهد ز رفقتان مطلب دلش  
 نماید بهر رنگ سیر مرا  
 برابر کند خویشتن را بخاک  
 بداند که عرفان بود جاودان  
 که محفوظ ماند ز رنج و تعب  
 مده وقت از دست تا فرصت است  
 که بنساید آن مایه ناز را  
 ز او بام و آنهام آنسو ترست

<p>دل خویش خالی ز اندیش کن      بکش تیغ جو روستم از نیام      بدو غریبان بکس بنال      بساید الهی سخن سر کنی      ز مدح و ذم حلق آزاد باش      و گرد دست یابی بمهرمان بخور      بحق باش و هر جا که خواهی باں      بهر جا که شد خانه او همانست      نه از بهر روزی تلاشش بود      که شنونده را باعث جان بود      چو خورشید تا بندگی یافتی      که اسے کار پرداز عالم نواز      کہد امیں بود چھتیرک چھتیرک چیت      مفصل بکن لطف بہر حشا</p>	<p>باو باش و آزادی پیشہ کن      بان خیر خواہ حلائق مدام      ز ماتم مکاہ و ز شادی مبال      بنائے تمنا ز دل بر کنی      بزنی بے نیازانہ و شاد باش      رسد انچہ از غیب شاواں بخور      مباح انہمہ در تلاش مکان      ہر آن کس کہ آزادہ دل در جہت      یار دہ و لاکہ معاشش بود      سخنہائے من آب حیوان بود      شنیدی اگر زندگی یافتی      و گر گفت ارجن ز راہ نیاز      کہ است پرکرت و ہم پرکہ کیت      کہ اگیان گویند ہم فگی کرا</p>
--	---

## ادھیائے سیزدہم چھتیرک نام

<p>بود چھتیرک عارف رازداں      بجز من کسے واقف کار نیست      کہ مقصود صاحب دلاں آن بود      سخن می کنم از طلسم بدن      سخنہا در خیاباں سے گفت اند      و گر قدرتے کوست محکم آساں      تمنا۔ عداوت۔ محبت۔ تیز</p>	<p>بگفتا کہ چھتیر بدن را بدان      کس از حال ابدان خبر دانست      شناسانی ہر دو عرفان بود      کنوں با دل جمع بشنوز من      کسانیکہ راہ خرد رفت اند      من و ما و عقل و دل و دہ حواس      بود اقتضائے بدن چند چیز</p>
---	--

بناز و نیازم شوی آشنا  
که دیگر نه بینی تو خود را میان

بگفت که عشقم بیاموز تا  
بمن محو کن خویشک را از چنجان

## ادھیائے دروازہ ہم بھگت جوگ نام

کہ بروئے من شد در فین باز  
ز ہر کار من عتدہ بکشادہ  
مگر آرزو ہست در دل مرا  
فتد چشم بروئے صاحب لال  
بسوز محبت جبکہ گفتہ اند  
مشقت برائے کہ اکثر بود  
بساطِ عملائق نور دیدہ اند  
کہ امست کامل کہ دار و قصور  
ندانند کارے با امید و یاس  
شب و روز در یاد من ماندہ اند  
کہ دلدادگانِ رضامیندشان  
بنگاہے بروئے کسے داشتند  
بہر رنگ در یادِ بیرنگ ہش  
بگفت آرد امان معرور را  
مہیتائے نابود گشتن شوی  
بلطف و مہرب و بخشش میں  
چہ مملوک گشتن چہ مالک شدن  
بملاکِ حقیقت وطن کہ وہ  
کئی ہر چہ اسے یار شد کن

دیگر گفت ارجن بعبز و نیاز  
مرا دل و جان من دادہ  
ز لطفت نما دست مشکل مرا  
کہ گردم تماشائی مقبلان  
بعشق تو از خویشتن رفتہ اند  
ریاضت کش از چہ دیر بود  
چسپان محو عشق تو گردیدہ اند  
کہ امست اصل کہ امست دور  
بگفت کسانے حقائق شناس  
ز ہر دو جہاں دامن افشانہ اند  
نہ در یاد من با حند آیندشان  
دل و عقل سوئے کسی داشتند  
چستار آب و گل و سنگ باش  
تصور کن جسم شدن نور را  
و گرنیت طاقت کہ از خود روی  
بہر کار در پیش چشمش میں  
چہ طاعت چہ مہبت چہ سالک شدن  
اگر ارجن از بہر من کہ وہ  
باومیرسی در دل اللہ کن

ندانست فتدر معذور دار  
 بگفتم که اے کسین ولے باسدیو  
 ز شوخی ز طبیعت نمودم کلام  
 بمن رحم کن مہت نامت رحیم  
 ز تقصیر من اے پدر در گذر  
 بزرگ جهانی چو تو نیست کس  
 بیفتم بیائے تو اے سرفراز  
 ز خوفت دل و جان من کاسته  
 بشکل چپتر بھیج یہ چکر و گدا  
 نہ چشمے بدید و گوشے شنید  
 کسے جام دیدار مارا نمود  
 بسے جان نمودند بیروں زتن  
 بسے رنج بردند محنت بسے  
 کہ آگاہ گشتی ز راز نہاں  
 کہ منسود ان صورت دستاں  
 سراپا تجسبی ز نور الہ  
 بدستان او دید زیر قدم  
 ز پرہسے طاؤس تاجش بسر  
 چومہ حبیب قشقہ دستاں  
 گلوزیب آل دلبر بے نظیر  
 کہ گوئی دگر بارگی یافت جاں  
 بمدح و ثنائش زباں برکشود  
 ثنائے تو باشد ثنائے تو بس

گمان بردت من ز خویش و تبار  
 مکرر مکرر بشور و غمرو  
 مجلس - بخلوت - بوقت طعام  
 بخشاکہ بخشندہ اے کریم  
 پردانمت دانیم چوں سپر  
 کلان کلانی چو تو نیست کس  
 بسایم سر خود بخاک نیاز  
 مترساں کہ مو بر تنم خاسته  
 نمائی تو آن صورت جانفزا  
 بفرمود شکلی کہ چشم تو دید  
 بائید دیدار خلقے بمرد  
 بسے خاک گشتند در عشق من  
 بسے جاگ کردند طاعت بسے  
 نصیب تو شد دولت بیکران  
 دگر شد بحالش چنان مہربان  
 بجلوہ چو خورشید در حسن ماہ  
 گداو پدم چکر و سنگھ ہم  
 پیستمبر بہ بر زنگہ سادگر  
 گنہرا چو انجمن گبو شش عیان  
 دگر کو ستب منی چو ہر شیر  
 شد از دیدنش شاد از جن چنان  
 دگر جلوہ گر شد بحالی کہ بود  
 کہ نامد ثنائے تو از بیچکس

بگو کستی با هم عز و شال  
 بگفت از رخ دور کردم نقاب  
 تو خود مرگ خویشاں نظر کرده  
 کس گشته و کس حسد بگیر بود  
 چه در خود منور داشته نهیت را  
 همه کیر و ال بخت برگشته اند  
 بهانه بنه پیش مردانه باش  
 کنونامی تو بخت گیران است  
 غرض آمد آبرن ز انکار باز  
 ز بان را بوصف و ثنائش کشود  
 درگزند ز تقصیر خود را بخواست  
 بگفت کرا هست تاب و مجال  
 بفرمان تو بده بر سه بهیاں  
 پرستار تو بنگه هر صبح و شام  
 پناه غریباں کس بکیاں  
 ز خوف تو دیوان گریزاں شدند  
 نباشد چرا قدر و شانت چنین  
 ز اعزاز و انعام برتر تویی  
 بر تما تویی و تویی مهر و ماه  
 تویی علم و عالم تویی نار و باد  
 یمن و یسار و جنت و بنوق  
 بود قوت تو برون از قیاس  
 شناسائی تو کجاست شود

که هرگز نیانی بوسم و گمان  
 ولیکن ز رفت از دل تو حجاب  
 بر احوال ایشان نظر کرده  
 نمودم ترا انچه گفتد بر بود  
 بلکه کن بمسیدان مردان گذر  
 به تیر اجل جسد سرگشته اند  
 یندیش از خویش مردانه باش  
 که متروک مردان هر اسیدن است  
 بعنایان آن مظهر کار ساز  
 پایش سرخوشتن را بسود  
 کمر بسته از بهر پیکار خواست  
 که آرد خلافت تو اندر خیال  
 بفرمان تو هست کون و مکان  
 تویی قابل سجده هر خاص و عام  
 بکن جسم بر حال این نا توان  
 هر اسان تحت الشری می شوند  
 میان تو دیدم زمان و زمیں  
 ز او هام و انعام برتر تویی  
 تویی برن و جم هم تویی خضر راه  
 تویی مظهر پاک رب العباد  
 به مبسم ترا من بچشمان شوق  
 بود قدرت تو فزول از قیاس  
 همه خلق در توفنا می شود

برزید و تیر رسید از بیمنتش  
 سر خود بمالید بر خاک پا  
 بطاعت تو دیدم جهان در جهان  
 ولیکن دلم برد از دست من  
 که افسر بسر نه بلب در خرم  
 بت دلخیزی بناز و ادا  
 بنور رخس زده آفتاب  
 باں صورت خوب جانم فداست  
 بهر جلوه تو کجا انتهاست  
 به تسبیح تو جن و انس و ملک  
 به تسبیح تو بیس و گل بباغ  
 بعشقت مهادیوشد زنده پوش  
 هزاران دهن - دست و پا بیکران  
 سر و دچم و گنبد حرب و هم رچم و آت  
 مرت سده و ساده در کمان جهان  
 نظر کرده ترسیده ام آن قدر  
 بهتیک درون و کورت بکون  
 باخوان خود با سپاه گران  
 هم از لشکر مادر شسته دمن  
 درو پد سکنتدی سران دیگر  
 دیگر بجز خونهارواں دیده ام  
 ز مستی خود جمله بیگانه اند  
 بنود جسد عالم نمودی مرا

بحیرت منروماند از صورتش  
 دیگر گفت کای شاد این و سما  
 بمن گشت اسرار مخفی عیاں  
 یکی صورت غیرت صد چمن  
 نه زلفت مسلسل بعبنگند دم  
 سہی قامتی ہر نگاہش بلا  
 ر بود از کف من طاقت صبر و تاب  
 زمین بکام قربان بخش ارض و سماست  
 کجا تاب دیدن باین بیواست  
 به تسبیح تو مہر و ماہ و فلک  
 بہ تسبیح تو کوه و دریا و راع  
 عشق تو عاشق بود در خروش  
 درون تو دیدم جهان در جهان  
 دیگر بسد یو و نیند اشنی کمار  
 ہمہ محو در جلوه بیگراں  
 کہ پرواز کرد دست ہوشم ز سر  
 دیگر پور عسم دشمن جان من  
 ہم گشته و مرده اندر دہاں  
 دیگر راجہ ہیراٹ لشکر شکن  
 بریدہ سران و دریدہ جگر  
 بوجش بے سرکشان دیدہ ام  
 بیک شمع روئے تو پروانہ اند  
 ولیکن نشد دیدہ ہمہ دا

بینی رو دچوں ز چشم تو خواب

بود خلق یک ذره من آفتاب

## ادھیائے یازدہم بس روپ درس نام

توئی سپارہ پرداز اہل نیاز  
 زوہم و قیاس و گماں برتری  
 کشودی در معرفت را بمن  
 دلم خواہد اے قندہ راستان  
 بعبادہ سرشتان تمنائے اوست  
 بر خسار امتیہ عنانہ دہی  
 خنبر دار کونین سازی مرا  
 بر آرم بوضع خوش لے کامجو  
 کہ این چشم باب بُخ یار نیست  
 کہ جز من نفیست بجائے دیگر  
 جہاں را در جلوہ پرداز کرد  
 بصد رنگ آن مہر تمثال را  
 بن ز ادا و بخوبی و مہر  
 فلک با درازی درخشندہ یافت  
 بدید انچہ ناید بگفت و شنید  
 ز تحت الشری تا بہ فوق السماء  
 سریش و دھنیش و گنیش و کمار  
 گلستان و فردوس و حور و قصور  
 نظر کرد ز نساں ز پاتا بفرق  
 عجائب ازین نوع بسیار دید

بگفت کہ اے سرور سرشراز  
 کس بیکسانی جہاں پروری  
 نمودی رزاق حقیقت - سخن  
 بگفتی کہ ہستم محیط جہاں  
 کہ آن صورت خود کہ عالم در دست  
 شامی اگر - جان تازہ دہی  
 سر آفرین دارین سازی مرا  
 بگفت کہ خوبست این آرزو  
 و لیکن باین وضع دیدار نیست  
 بچشمت دہم انجلائے دیگر  
 پس آنکہ دہاں را چو گل باز کرد  
 ز حصر آنطرف دید اشکال را  
 نہ ہر صورتش صد برابر بہر  
 ہزاراں مہ و مہر تابندہ یافت  
 موالید دید و عنان صر بدید  
 چکویم در او دید ارجن چہا  
 مریخ و مہادیو و اشنی کمار  
 سموم و نسیم و صبا و دلور  
 سیہ ابر باران درخشندہ برق  
 طبق ہئے پاتال پر ماہ دید

منم علم ویدانت و بخت و کمال  
 بنوح لبر شاه شاهان منم  
 منم کام که بجاد عالم از دست  
 بر پستان بود نام من ارجان  
 بر درندگان شیر شیره منم  
 مرا نام و ندست اندر ساس  
 منم آن زمان که بود بیزوال  
 الف بر شماری میان حروف  
 بر قبا و هم هر چه خواهد شدن  
 منم کیرت و سمرت و پچھی  
 بچندم شناسی تو گایتری  
 و منستر میان حکیمان منم  
 بشش فصل پیدا است نام لبنت  
 منم مانگسر در میان شهور  
 منم فتح و تدبیر و عزم درست  
 بر انشوران نام من شد بیاس  
 منم خامشی کوست مهر دهن  
 باهل سخن کب بخوانی مرا  
 منم معرفت یهر منسز انگان  
 یقین دان منم اصل خلق جهان  
 غرض هر چه هستم منم ای عزیز  
 فزونی از بیانت حالات من  
 گمان و قیاس و جنبالم بدان

منم صاحب شان و غزوه جبال  
 خداوند اجسم سپاهان منم  
 منم برن ماوای من آجوست  
 بعشرمانز و ایان مرا جمه نجوان  
 گر ر در طیور این صید افکنم  
 که داند خویش عبارت شناس  
 منم مرگ کا نرا بگویند کال  
 منم آفتابے بری از کسوف  
 منم تا بود این زمان و زمان  
 تپهان بدط و هم دھیرج و سرتی  
 پست سام در سامها بنگری  
 مصاحب میان ندیان منم  
 منم یار و غمخوار هر ساد و سنت  
 قمارم بخوانی ببازی و زدر  
 کمال کمالم ز روز نخست  
 تو آرجن درین پاندوانم شناس  
 منم حسن تقصیر اهل سخن  
 بعشرماندهاں عدل دانی مرا  
 منم شور سودای دیوانگان  
 منم جان نمهبان کون و مکان  
 نفسی گرت هست غمگسل و تمیز  
 بعرفان سر شناسی کمالات من  
 جمال و جلال و کمالم بدان



مند را بمن اینقدر و انسا  
 بفرمود بر حرث من گوش کن  
 ادت را منم پور با نام بشن  
 مرادر کواکب مه آمد علم  
 منم اول و احمد و در میان  
 مرا سام نام است در بیدها  
 بحسب ادلم جان درون تنم  
 سیرم میان جبل بشری  
 بچوپهان و رچپهان گیرم شمار  
 کمارم به شکرشان جهان  
 بر که ها منم بهرگ نیگو شیم  
 بچلبه اتوست جگ مرا بر شمار  
 باشجار پیل بدانی مرا  
 به سدهان کپل من بگند هر پها  
 با سپان منم اسپ او حتر و  
 مرا بجز نامست اندر سلاح  
 بماران منم با سکت نامدار  
 بعالم منم کبریا و منی  
 به دستان تو پهلاد دانی مرا  
 بچالاکسیم باد ضرر شمار  
 نهنگم بود نام در ماهیان  
 بفیروز منم دل منم رچپند  
 در آن ناز و انجم او اوسط منم

کجا جو میت چوں شناسم ترا  
 خیالات دیگر فراموش کن  
 منم پور بسدیود گویند کشن  
 مرچپیم من از چیل و زمرت هم  
 جهانست قالب منم جان آن  
 برو حانیانم شه دیوتا  
 میان همه دور شنکر منم  
 بخیل پرومت منم مشتری  
 بپرشت بسو ما منم نامدار  
 محیط عظیم هم ندارم کراں  
 منم اسم ذاتی بعالم علم  
 هماطل منم در دیگر کوهسار  
 بر که های نارو بخوانی مرا  
 منم چتر رتھ مطرب دیوتا  
 به فیلاست ایراوت نام ما  
 منم کامد هیدنی که بخشد فلاح  
 منم سیش ناگب سراپا و تار  
 منم آنکه باشد دل من غنی  
 تو در وقت تلال کال خوانی مرا  
 به برج اندرم شام دلبر شمار  
 بود گنگ در چشمه های رواں  
 که نامش بهر دو جهان شد بلند  
 منم صاحب فضل وجود و کرم

رهاگشت از بندِ سختِ گناه  
 دل و عقل و آرام و صبر و قرار  
 بهت و فنا و تمسایِ دل  
 غم و شادی و راستی سخن  
 بگو نام و بدنام و دران شدن  
 غرض هر چه باشد ز ما آمده  
 ز دل آفریدیم منان و کھل  
 مرا هر که دانست بتائے آن  
 نسا زینده قدرایشان منم  
 وجود و عدم هم حدوث و قدم  
 زمین شد پیدار و عارف شناخت  
 یقین دان که من آفریننده ام  
 مرا اهل دانش چمنین دیده اند  
 شب و روز هستند در یاد من  
 بتعلیم ارشاد من شاغلند  
 بسپرد قناعت بسرمه برند  
 کسی را که من دوست میدارم  
 که باشد بعالم پناه همه  
 بگفت ترا می شود عز و شال  
 چه نیکو چه بد هر چه هستی تویی  
 تویی جسم عالم تویی جان حلق  
 شناسنده خود تویی بیگماں  
 بهر جا بود حبلوہ شان تو

فتادش بخلوت که قدس راه  
 ز بوی کردن نفس بیهوده کار  
 شکیبائی و شکر و ایزائے دل  
 کبوتی و زشتی و رنج و سخن  
 بهر رنگ چو آب یکساں شدن  
 ز خیرنگی ما جہاں آمده  
 کز ایشانت آبادی اینجماں  
 همیشه بود در دلم جائے آن  
 جہاں جگلی قالب و جان منم  
 چه عرش و فرش و چه لوح و قلم  
 بسے را بنهمید من پوشش باخت  
 به نیک و بد حلق بسینده ام  
 بعینہ بعین الیقین دیده اند  
 قدر دیده بستند در یاد من  
 هر تن روان و سراپا دل اند  
 تمنا بر آه دیگرے برند  
 بچشم جہاں آنچنان ارش  
 بخاک در او جباه همه  
 تو هستی خداوند هر دو جہاں  
 خداوند بالا دستی تویی  
 تویی کفتره مستی و ایمان حلق  
 چه فهمد ترا چون من ناتواں  
 جهانست مستر بان هر آن تو

ز قرب خدا شادمان گشته اند  
 بجزند و تضرع بمن کن نظر  
 بشقمت دل خویش را شاد کن  
 برابر لبس پاک گوهر بود  
 بکن عشق من عشق را بنده ام  
 چه پرسی که هستند شان جان من  
 پس از مرگ در پیش ایشان رسید  
 اگر چه تری یا بر من بود  
 ازین پس براه ضلالت مشو  
 ز نقصان بر آئی و کامل شوی  
 بهر یک مرا هست یزنگ خو  
 حسد یار یا در این مخلص منم  
 کف خاک بر فرق غم می زنی  
 بود بیگمانش بفرودس جا  
 با حلاص گردی شده دو جهان

خداوند هر دو جهان گشته اند  
 زین دار توبه بکن آس پر  
 بگج و بطاعت مرا یاد کن  
 بیاد من اربس و شود بود  
 ز عشاق بسیار شرمنده ام  
 ز احوال احلاص کیشان من  
 بدیو و پتھر هر که اُلفت گنید  
 طلبگار من و اصل من شود  
 خودی را تو بگذار بے خود بشو  
 بمن گر شوی محو و اصل شوی  
 ز یار کے ہستم و نے عدو  
 طلبگار یا در این مخلص منم  
 اگر خدمت من بدل می کنی  
 با خلاص هر کس پرستد مرا  
 بخدمت گری می شوی کارا

## ادھیائے دہم بھوت جوگ نام

نور از نہانی حشر می کنم  
 منم جلد ایخبا دیگر بیج نیست  
 زہر پردہ سے آید آواز من  
 جہاں روشن از منبع نور من است  
 بے حیلہ نور حق چہیستم  
 بجائے کہ نتوان رسیدن رسید

سخن بہر نفع تو سر بے کنم  
 کہ رومانیاں را خیر بیج نیست  
 ندانند ایشان ز آمدن من  
 منم آنکہ اول ظہور من است  
 چہ دانند ایشان کہ من کیستم  
 مرا اول و آخر من آن کس کہ دید

گر او در حقیقت پرستید حق  
 اگر غیریت سے بر آرد دل  
 ہر آن کس دل خود بمن بستہ است  
 نتاج زہر جگ و طاعت منم  
 بمن ہر کہ دل داد صاحب دست  
 بکن جگ و خیرات از بہر من  
 اگر باشیاطیں محبت گرفت  
 بجائے نخواہد رسیدن کے  
 بر آ از خودی و خدا را شناس  
 منہ پائے خود در رہ باطلے  
 مراہت منظور عشق اے سپر  
 اگر عشق من سے کنی اختیار  
 بظاہر چہ اخلاص داری بہن  
 کہ رنگ دورنگی زداید ز دل  
 بکش فروزی و طاعات ہم  
 باخلاص برگ گل و قطرہ آب  
 نیم بستہ زہد و طاعات کس  
 اگر فاجر سے ہم کنند یاد من  
 پرستد باخلاص مگر کس مرا  
 اگر یادم آرد اہل گنہا  
 ز احوال اخلاص مندان خویش  
 چگویم کہ از ہمدو عالم بہ اند  
 مناں در کہبان عبادت مگرینا

بخشایش او بود مستحق  
 بصرفان حق می شود متصل  
 زدام ہواوس بستہ است  
 خداوند اہل حقیقت منم  
 چون شیخ منہ روزاں درین مغلست  
 کہ باشد مقام تو در شہر من  
 طریق منم در رخ و محنت گرفت  
 کہ جز مگر ہی نیست اورا رہے  
 بہر صورتے معنی ما شناس  
 مکش محنت و رنج بے حاصلے  
 ہمین است منظور اہل نظر  
 نصیبت شود دولت پاہدار  
 بساطن کن اے یار یاری بمن  
 خیال دوئی را رباید ز دل  
 بزدہ تہای و خیرات ہم  
 اگر میدہی میشوی کامیاب  
 مراہت احتلاص منظور و بس  
 نگردد گرفتار زندان من  
 باو مہربانی بود بس مرا  
 نحو اہم کہ باشند نامہ سیاہ  
 کہ از عشق من سینہ دارند ریش  
 بچرخ حقیقت چو بہر و منہ اند  
 کہ ہمن دل شانست العنت مگرینا

همه گمراهند و بر باطلند  
 بوضع شیاهین همه خوگرند  
 کسانیکه خوئے ملک یافتند  
 مرای پرستند هر صبح و شام  
 یکی هم بدانند و بسیار هم  
 بتاز و بتک کس نیابد مرا  
 بهر جگه جوید کس حاضر م  
 منم جگ منم آتش و آب و خاک  
 منم یار و پیر و برادر منم  
 شمر بخش اعمال مردم منم  
 حیات و ممات حقائق منم  
 منم خشکی سال و باران و آبر  
 منم حرف اول که من گفت ام  
 فرا هم کن هر پاکنده ام  
 زمین هم منم آسمان هم منم  
 منم رازق خلق و مخور خلق  
 مرا طرف و مغروف هر دو بدان  
 منم مهر و من ماه و من اختام  
 منم قعر دریا و ساحل منم  
 درین کارگه هر چه هست منم  
 اگر بعینه رض بندگی می کنند  
 بود بنده فاض و معتبول او  
 مرا اگر پرستند و مگر غیر را

ز تنه داری کار من فافلسند  
 به بد کردن این همه خوگرند  
 مرا انبوسه ز فلک یافتند  
 بیا و منستند هر صبح و شام  
 جهان هم شناسند و دادار هم  
 بجز گسیان جگ کس نیابد مرا  
 ز احوال جویند با ناظم م  
 منم آگ هو اکوسرت از حرص پاک  
 پدر منم و نیز مادر منم  
 جزا بخش افعال مردم منم  
 خبر دار علم حقایق منم  
 منم شاکر و صابر و شکر و صبر  
 بصد رنگ دیگر سخن گفت ام  
 پناه غریبان در مانده ام  
 تکین هم مرادان مکان هم منم  
 برویز بدم من نگهبان خلق  
 مرا صرف و مصروف هر دو بدان  
 منم آنکه از جمله بالاترم  
 منم آب حیوان - جلال منم  
 گواه بدو نیک عالم منم  
 بخترم دلی زندگی می کنند  
 بخلوت گرفتند در حصول او  
 پرستیدن او بود خوشناما

## ادھیائے نهم راج جوگ نام

<p> سختیہائے اسرارِ گویم بتو  حند امیشوی و حند امیشوی  بمغز سخن رس اگر دانش است  چون عشرتِ حبا و دانی بکن  همیشه رُخ من بیادش بود  بسوزِ حبا دانی بگر تفت اند  زمید انشی خصم جان خودند  پلا پیش تو همچو صید زبوں  بمعنی حند ایم اگر بنده ام  دل خود بجان آفرین بسته ام  ازین ره دو عالم حند ایم بخواند  بود رتبہ من فزوں از میان  چنان درمن این کائناتِ خداست  حند او ند هر بنده خوانی مرا  طلسم جہاں بستہ شد رتم  فتا از من و ہم بہت از من است  دنار جہاں میشود مقتضی  مہتیا جہاں را بیکدم کنم  بیکل عمل نقش ای کی کشم  منم صنایع پاک صنعت ہست  چہا در حق من ترا شیدہ اند </p>	<p> چو میدانت مخلص نیک خو  اگر گوش داری چہا میشوی  کہ این دانش انوی ہر دست  دگر شادمان زندگانی بکن  ہر آن کس کہ این اعتقادش بود  کسانیکہ بمعرفت رفت اند  گرفتار زندان آمد شدند  بدان اے دل دشمنان از تو خوں  کہ من صورت آفرینندہ ام  ز اعمال و افعال وارستہ ام  تفاوت میان من و حق نامند  جہاں درمن و من میان جہاں  چو در گنبد چرخ نیلی ہواست  مستزہ ز اعمال دانی مرا  بود این و آن بستہ قدرتم  منم ہر چیہستم خدا از من است  چو روز بر قضا شود منقضی  صباح شبش خلق عالم کنم  بر نصیغہ بنگر چہا می کشم  بود قدرت از من ز قدرت ہمت  مرا غافلان همچو خود دیدہ اند </p>
---	---

بسے می شمارند لیل و نہار  
 نمایند از روز بر ہما شمار  
 بمقدار روزت ہر یک شپش  
 بسے می شمارند از کوہ و دست  
 بسے میسنگارند تقویم را  
 چو صبح بر ہما مسامے شود  
 بیار اعد و خلق در خود کشد  
 ندانند بر ہما کہ یک بندہ است  
 بغیر از خدا نیست باقی کسے  
 علیم و کریم و رحیم است او  
 شناسندہ اش را نباشد زوال  
 بہما زیست عارف بدریائے عشق  
 بذات آشنایاں بمنز لگہند  
 خدا را شناسد چو خود را شناخت  
 ز احوال عالم خبر می کشم  
 کند مہر شش ماہ سیر شمال  
 ہماں روز رُوحانیاں می شود  
 چو آید بسوے جنوب آفتاب  
 اگر مرد در روز رُوحانیاں  
 شب ہر کہ میرد رود تا باہ  
 اگر ہست جوگی شود عین نور  
 بہر حال با جوگ شو آشنا  
 مسلسل بود دورہ کائنات

ولکن از اینہا چہ بکار  
 کہ آن چار ہگ ہست اند ہزار  
 ز ہم اجل ہست تاب و تبش  
 بسے می گزارند ساعت طشت  
 ندانند شاں قدر تسلیم را  
 بگویند عالم فنا می شود  
 بروں آردش چونکہ رویش رسد  
 بدگاہ ایزد سہر افگندہ است  
 بہر شش بسوزد جہاں چوں خسے  
 جہاں حادثہ است و قدیم است او  
 دگر ہر کہ باشد بی بندہ و بال  
 بجز او کسے نیست دانائے عشق  
 صفات آشنایاں ہمہ در دہند  
 بہر دو جہاں کار خود را بساعت  
 ترا اگر اے خوش سیر می کشم  
 دریں سمت اوراست عزوجل  
 کہ با صفت ہمہ تراں می شود  
 بیفتد شب و می نمایند خواب  
 نیاید دگر بار اندر جہاں  
 بگردد از آنجا بگردد الہ  
 نصیبش بود جاودانی سرد  
 کز ان می شوی محمود ذات حسنا  
 تماشا است از بہر اہل نجات

که او بود اول ز هر دو جهان  
 منم واقف راز حال و مال  
 منم یا حسیق و منم غیر حسیق  
 مستی به ادھیاتم اے کامگار  
 ہماں رنگ گیر و خیالشن مثال  
 شود محقق مرد ایزد شناس  
 بر آید دل تو ز بند حسیق  
 کہ از ہستی تو نماند نشان  
 دیگر ہست او را ہمیشہ بقا  
 شود پیر ہر کس باس نکتہ رس  
 کہ پیدا است ہر جا و باشد نہاں  
 بغا نوس تن شمع نورست او  
 بجز عارف غرق دریائے او  
 نیار و بجز روئے من و خیال  
 کہ تا مہر تاباں شود این چرخ  
 بہ بیداری و خواب در ذکر نام  
 بتاثیر ذکرش بود محو ذات  
 کہ او ہست مختار ایجاد خلق  
 را نیست ز آمد شدن بگیاں  
 کہ او می شود محو در ذات من  
 بدارند خود را بہر نحو باز  
 نباشند بر شہد لذت گس  
 کہ جز کسب یا نیست ہیچ انداں

بود پر تو ذات جاں بگیاں  
 منم آد جگ شاہد ہر سہ حال  
 بمن می رسد طاعت خیر خلق  
 بود خوئے آن ایزد کردگار  
 کند ہر چہ در وقت مردن خیال  
 بجان و دل و عقل و ہوش و جوس  
 بگفتار من گر منائی عمل  
 بمن محو کن خویش را آن چنان  
 فنا ہر کہ گر دید پیش از فنا  
 نہ محتاج ماند بارشاد کس  
 چہ پرسی ز احوال جان جہاں  
 قریب است دانند دورست او  
 نہ بیند ریح عالم آراے او  
 کند جس دم در گہ ارتحال  
 بر آرد رواں را ز راہ دماغ  
 ہر آن کس کہ باشد بیادش تمام  
 بہ تنہا نیاید مبیابہ نجات  
 خدا بارہا کرد مبنی و خلق  
 بر تھا کہ مے آفند نیند جہاں  
 اگر واصل حق نیاید بہ تن  
 کسانیکہ از شہوت و حرص آرز  
 ہدایت ندارند با ہیچ کس  
 اقامت گہشان بود لا مکان



دلِ او بود خلوتِ خاصِ من  
 خدائے قدیم شناسد کے  
 کسی صاحبِ محکمِ روزِ جزا  
 نخواهد زفار و خنس آزار  
 دریں بزمِ چون شمعِ بیند مرا  
 ندارد اگر عقلِ حیفِ سمتِ زیت  
 رود بے گمان در بہشتِ بریں  
 نہ پردازد اورا عبزِ عارفان  
 بہر سنگِ بیند مرا ہر کے  
 میانِ جہانم چو در جسمِ جان  
 خبر دارم اے یارِ صاحبِ تیز  
 ز امید زیں رہ بیاں بہت خلق  
 شب و روز داری مرادِ نظر

شود عمر او صرفِ اخلاصِ من  
 بسے اختلافِ عفتِ اید بسے  
 کے موجبِ خلقِ کس دیوتا  
 چو خود داند او جانِ جاندارا  
 دلِ خود کند جمعِ بیند مرا  
 حقیقتِ بجز عقلِ معلومِ کیت  
 کند ہر کہ یادِ دم و او پس  
 جہاں پردہ ہست بروئے جان  
 بہر رنگِ بیند مرا ہر کے  
 نزایم نمیرم گہے در جہاں  
 ز ماضی و مستقبل و حالِ نیز  
 گرفتارِ دامِ حواسِ است خلق  
 زادِ ہیامتِ من نمودم خبر

## ادھیائے ہشتم سیدھ جوگ نام

زادِ ہیاتمِ خویشِ کردی جہاں  
 بمن دہ نہ لطفے کہ داری نظر  
 چساں بیندت جانِ جانِ جہاں  
 ز احوالِ عر کہ ہائے فرخندہ فال  
 ز خیر نئی جلوہ ہائے صفات  
 دہاں جلوہ پرداز جانِ راشناس  
 ہو و جلوہ اشش جلوہ کسیریا  
 بہانست او بھوت لائے خوش میر

بلغت کہ اے رہبرِ گمراہاں  
 ز او بہت و از آدجگ ہم خبر  
 دم و او پینت بد اند چناں  
 ز اشغالِ عرفان ایزد تال  
 ز کیفیتِ موجبِ کاشنات  
 بعنودِ قالبِ جہاں راشناس  
 کہ باقیست ہرگز نگمرد و فنا  
 پھر نام باقیست فانیست پھر

سوم آنکه مشتاق عرفاں بود  
 بعشقم در آیند مردم بے  
 پسند ز رخ خوبم این آئینه  
 که روشنگر او بود نور حق  
 بود جلوه ذات در کائنات  
 کسی کو شناسای آن جلوه است  
 بغفلت مرستی پرستید نیست  
 پرستش بجز حق سزاوار نیست  
 بمن چار یارند لیکن یکے  
 چه مے آید از خدمت دیوتا  
 اگر گشت آگاه از نه فلک  
 چه حاصل که فاضل ازان درک است  
 هر آن کس که ز بخیری این و آن است  
 ز حسن تا بدریا ز که تا به کوه  
 ز سطح زمین تا بسام فلک  
 همه شکل اعمال نگرفتہ اند  
 بلام بلامی کشد حرص و آرز  
 گرفتار طبع است ہر آدمی  
 بہرے کہ دارد بہر دیوتا  
 خدا سبب زاید و راعقتاد  
 کند حق ظہورے چو در طلبش  
 ہر آن کس کہ دارد دل خویش صفا  
 بود احترامش ز فسق و فجور

چہارم کسے کو عہد اداں بود  
 بیدارِ من می رسد کم کسے  
 فتنہ پر تو م در چپین آئینہ  
 باں انجبالے کہ منظور حق  
 از انست نیرنگہ سائے صفات  
 دلش در تماشائے آن جلوه است  
 بہ پیش خرد جملہ ہستند نیست  
 شود چوں ولی کو باو یار نیست  
 بمن بار حبابی بودے شکے  
 بزن دست در دامن کسب یا  
 و گر گشت حاکم بہ جن و ملک  
 کہ او جلوه پرداز در ہر کجاست  
 گرفتار آمد شد این جہاں است  
 ز بن تا بعبقنائے والا شکوہ  
 چہ وحش و چہ طیر و چہ جن و ملک  
 بتقلیب احوال دل گفتہ اند  
 کند خشم و شہوت در رنج باز  
 یکی شادمانست و دیگر غمی  
 دلش میشود مائل لے جان ما  
 ازاں در پرستش نماید جہاد  
 تنائے دل مے شود حاصلش  
 نگردد بگردیل پوچ بافت  
 نباید گنہای از و در ظہور

چو اخلاص مندی نایم در دست  
 نصیبت بود آن کمالات جوگ  
 همان مرد باشد در این رهگذر  
 پناهی جهان بهر عارف بود  
 بود ذات او باعث کائنات  
 به نه چیز شد آفریده جهان  
 دل و دانش و قدرت کامل است  
 جهان است فانی و باقیست جاں  
 نهانت کونین در جهان من  
 ضیای مه و مهر و انجمن منم  
 منم حرف اول ز الفناظ بید  
 منم عقل عارف منم شان شاه  
 منم با جلال و منم با جمال  
 منم چار عنصر منم نه فلک  
 منم هر سنگن هم منم پنج گون  
 بظاهر که استمال مردم منم  
 کسی پور بسید بود کس پور نه  
 نه فرزند کس هستم دهنی پدر  
 منم آنکه خود هم ندانم رگیم  
 گمانی که میدانش و غافلند  
 بود چار کس در جهان نیک نام  
 کشد عنایت و روزی آرد بدست  
 دگر آنکه هرگز نخواهد چندان

که باید رسیدن بمنز لگهت  
 که طاری کند بر تو حالات جوگ  
 که بسندد به تحصیل عرفان کمر  
 که آنکجا همیشه از معارف بود  
 صفاتش بود همچو ایزد صفات  
 یکی چار طاق و دگر آسماں  
 دگر جاں که آن شمع این محفل است  
 همانست دار کون و مکان  
 چو در تخم باشد شجر جان من  
 با مواج دریا تامل منم  
 زمین است هر عارفی را امید  
 منم غیرت و جیل و خیل سپاه  
 منم محض خیر و منم با کمال  
 منم حاکم جن و انس و ملک  
 منم آنکه اول ز دم حرف کن  
 باطن با شکل مردم منم  
 گوید تو بر راسی اینها بخند  
 نیم من فرشته نیم من بشر  
 چو عارف شوی می شناسی چیم  
 ز دریا چه دانند بر ساحلند  
 نخستین کسی کو بصدق تمام  
 نخواهد دل پیچ کس را شکست  
 که عاقل بگردد به شخصه زبان

چو مغلوب من نیست دل عاجز  
 پریشانی دل سرا سیمہ کرد  
 بود دل چو بادے کہ ناید کف  
 بگفت کہ دل تمچو سیاب هست  
 نہ کیبارگی دل بدست آیت  
 بوضعیکہ گفتتم زراہ و داد  
 بود نفس امارہ خصم قوی  
 بگفتش کہ لے نغمسار جہاں  
 کہ دل را بفرمان خود ساختت  
 دیگر آن کہ دارد بجوگ اعتقاد  
 دیگر آنکہ میناے خواہش شکست  
 پس از مرگ اینہا کجا مے رسند  
 بعنہ مود کای در خور تربیت  
 ہر آن کس کہ تسلیم محور رضاست  
 شود دیوتا جوگی نامتسام  
 چو مدت شود منقضی بر زمین  
 بود یور سلطان یا زہد کیش  
 بدینساں بود تا بیا بدکمال  
 بود مرد عارف بہ از زہد کیش  
 بجوگ آشنا کن دل خوشیتن  
 ہر آن کس بمن آشنا می شود

چو نیکی کہ آفتد بگل غاصبہ  
 مرا سینہ چون تختہ قیمہ کرد  
 ز رو قاب اوقات من شد تلف  
 عبث از غم و غصہ بتیاب هست  
 کہ خون جگر خوردنی بایست  
 ہوا و ہوس را بکن خنیر باد  
 لیکن جہد مردانہ شو آمدی  
 مرادہ از ان مرد کامل نشان  
 بنائے ہوس را بر انداختت  
 ولے نیست بانفس خویش جہاد  
 براہ خدا پائے خواہش شکست  
 چگونہ بقرب خدا مے رسند  
 بگویم ترا کان بکار آیت  
 پس از مرگ جانش بخت سراست  
 عمرے بود حنلہ اور امتام  
 بیفتد بعنہ مان جاں آفریں  
 دشمن ہست مائل بکردار خویش  
 دیگر نیست اورا کمال و زوال  
 کہ او ہست مغرور بر زہد خویش  
 بنہ پای محکم در احاطہ من  
 خداوند ہر دو سرا می شود

ادھیائے ہفتہ بیان جوگ نام

بخواب و خورش بایدت اغتدال  
 چراغی که محفوظ ماند ز باد  
 همی طور جوگی بعبس دراز  
 بود باد انقباس جان چون چراغ  
 بر همه بچرخ باشد دل آرد بدست  
 ز لذات حسی اگر رسته شد  
 ز محنت کشتی نیست رنج باو  
 چون ز نور کوشید یکجا کند  
 اگر دست خود را کشد از عمل  
 چون دل شده را از هوا هوس  
 دل بقرارش جو گیرد قرار  
 به بیند بخود حسبوه عین نور  
 شود لذت وصل من حاصلش  
 چون خیزد ز آینه دل غبار  
 دیگر فراع از رخ دود است او  
 همه را به بیند چو از روی دست  
 به بیند جهان را که درمن نهانست  
 هر آن کس که خود را کند محو ذات  
 ز گرداب اعمال آید برون  
 به برگ و گل و بار مارا ببین  
 بود محو ذاتش محیط جهان  
 بگفت که گشتی ز روی کرم  
 ولیکن دلم ای خبیر دار کار

دگر نه قریب است بقص کمال  
 نمیرد ترا حرف من باد یاد  
 بماند شود گریه بدل چاره ساز  
 نگهدار آن باد را در دماغ  
 نیاید از او بردل کس شکست  
 چون برق جهان از جهان رسته شد  
 که ایزد عطا کرد گنج باو  
 چون شد دل خود از آن بر کند  
 نیاید بوضع کماش خلل  
 بداند که الله باقی و بس  
 برون آید از گردش روزگار  
 بود مدت العمر او را سرور  
 نیاید خیال دگر در دلش  
 بیغمت در آن بر تو روی یار  
 فراغت ز کونین کرد دست او  
 بداند که عالم تحت لای دست  
 در دین جهان جلوه من میانست  
 بداند جهان را کی از صفات  
 بخلوت که قدس باشد درون  
 با چشم و اکن خدا را ببین  
 درو حسبوه دارند کون و مکان  
 ز اعمال جوگ و هم از حبس دم  
 بیک حال هرگز نکسیرد قرار

## ادھیے ششم او تم سنجم نام

<p>             کند صرف تمت برائے عمل              بود سر بکندی و جوگی بہاں              کہ در ہر دو جز پاس و انفاں نیت              عبث از باصت دل خویش تفت              عمل می نہد بر سرش تاج جوگ              بہر دو ہماں سخت رسوا شود              نباید بجد نور حق در نظر              در چشم بر ما سوا بستہ شد              ہماں خضر راست و برین ہانست              و گر نہ ستگار عالم کش است              ز شادی نبالد نکا ہد ز عنم              بداند جہاں زا چو خواب و خیال              نباشد بجز راستی کشش او              نذار و بجز نیکی کوئی بیج کار              کہ گردی خبر دار ز اعمال جوگ              کہ و چرم آہو و کر پاس بنیند              دل خویش روشن تر از شمع کن              بسوے کسے دست را و امکان              تماشائی صن در پردہ باش              تماشاے من کن ہمیں یک منم              بود جوگ کردن نفایت عذاب         </p>	<p>             نخواہد اگر کس حسزائے عمل              نیفت نکا ہش بسو و زیاں              تفادات بگوگ و بر سنیاں نیت              اگر از دروں بہر دنیا نرفت              رسید بے عمل کے بمر ارج جوگ              ہر آن کس کہ مغلوب جہما شود              چو کامل شود جوگ لے خوش سیر              دیش چون باں دل را بستہ شد              دلت اینک یارست دشمن ہانست              اگر دل بدستت یار خوش است              بود اہل دل فارغ از کیفیت و کم              بو و باطنش گنج عسدم و کمال              ز رو خاک کیساں بود پیش او              بخویش و تبار و بانیا رویار              کنوں گویش کن طور اشغال جوگ              بہوار جا فرسش کن۔ ایس سہ چیز              حواس از پیئے یاد او جمع کن              زبان و دل و دست بچبا کن              نگاہے۔ بہینت می کردہ ہش              بصد ناز بنگر بجان دشمن              یہ بسیار خواراں بہ بسیار خواب         </p>
--	---

بشاه و گد انطف کیسان کند  
 نخواهند از بهر خود هیچ چیز  
 لذت ندارند دل آشنا،  
 بشکر و شکایت ندارند کار  
 ز لذت حساب نفورند نشان  
 رنج نام آرام اینجا غم است  
 بر آن کس که از حرص و خشم است دور  
 بدل می کنند سیر محسوسها  
 پر آگنده خاطر نگردد چنان  
 شود حاکم مهر و ماه و فلک  
 رکبان عبادت گزین گوشه گیر  
 بیاد حسد اعمو باشند نشان  
 گروهی که مغلوب حرص و هوس است  
 ز شادی نه شادان نه از غم غمی  
 بر آن کس که مردست پیش ازلمات  
 خیالات باطل ز سر واکند  
 میان دو ابرو نظر دوخت  
 پیران و آبان را برابر کشد  
 بدست آورد عقل و دل هم حواس  
 ز خوف و رجا و ز حرص و هوس  
 بر آن کس که جگ می کند در جهان  
 چو عارف شود قدرین داند او

مراعات بر دل پریشان کند  
 که مطلوب ایشان نشد هیچ چیز  
 بیایند ذوقی بیاد حسد  
 همیشه بمانند بر یک قرار  
 حسد او ند عقل و شعورند نشان  
 بهیال جملگی حسدانه مانم است  
 توان گفت اورا سسر اپا سرور  
 بدانند که در اوست ارض و سما  
 که در عقل و هوش در آید زبان  
 بود غالب جن و انس و ملک  
 نگر وند در دام و دنیا اسیر  
 نخواهند هرگز ریاض جنان  
 گرفتار در دامگاه بلاست  
 همانست در پیش من آدمی  
 نصیبش شده جاودانی حیات  
 کناره ز لذات حسابا کند  
 کند حبس دم با دل سوخت  
 سبوی مے عشق بر سر کشد  
 همانست دانا که ایزد شناس  
 نماید دل خوشتن را حبا  
 پس از مرگ یا بد ریاض جنان  
 بنامی که داند مرا خواند او

رسد زود تر در مقام نجات  
 نوزد بجز عشق ذات خدا  
 جز اے عمل بر جنس کس کجا است  
 شنیدن بکوش است و دیدن بحشم  
 مساس است از دست رفتن ز پانچ  
 زمینی است بو و قیاس از دماغ  
 اگر چند محسوس کس نیست جان  
 بود جوگیان را همیشه فراع  
 عملها کے نشان بہر عرفان بود  
 گر فشار خواہش بدام بلاست  
 بود ہر کہ غالب بحسبہای خویش  
 بود بود و باشش چونیلو فران  
 تو ہم آن چنان کن کہ من می کنم  
 تن آدمی داں جہان صغیر  
 درش نہ بود بشوئے اہل توش  
 دہان و مکانہای بول و بزاز  
 سہگونہ بود مردم این جہاں  
 دیگر آن کہ جرأت نیاید از و  
 یکی میکند کار و داند ز خویش  
 یکی سے شناسد خدا سے کند  
 ز بید النبی آئینہ زنگ بست  
 بود صاف آئینہ رنگ عارفان  
 برابر پریشان بود مور و فیل

بہر دو صفت می شود محو ذات  
 بہ بین تجلیش در ہر کجا  
 کہ جان و دلش محو ذات خداست  
 بدارد تعلق بدل مہر چشم  
 بود از زبان لذت ہر عنذا  
 در این سملہ جانست مثل چہ داغ  
 ولے است از مے لباب بہاں  
 نسوزند بر کار دنیا دماغ  
 از ایشان بود ہر کہ انسان بود  
 گپی بادشاہست و گا ہی گداست  
 نگردد دل او ز اندوہ ریش  
 کہ باشد دراب و نباشد تزاں  
 میان خطہ کہ وطن مے کنم  
 بود نقشہ آن جہان کبیر  
 دو سوراخ بینی دو چشم و دو گوش  
 بود جان در و پر تو کار ساز  
 یکی آن کہ بندد بدین میاں  
 سوم مزہ خواہ و نکو بیہرہ جو  
 مدامت از فہم خود سینہ ریش  
 پیش من انہم خطای کند  
 ہم از سنگ غفلت رسیدن شکست  
 کہ در مے بود بہر نورش عیاں  
 کہ یکساںست اینجا عنہ زودیش



ازین شغل نبود خبر هیچ کس  
 ز جگہمانے دیگر ہمیں جب جگہ است  
 کسانیکہ غافل سرشتند شاں  
 اگر بہرہ داری تو از ہوش و عقل  
 دل از بند ہر چیز برداشتن  
 بزدیک من از دو عالم خوش است  
 بجز معرفت یافتن مشکل است  
 ارادت و بد ہر کسے را مراد  
 خیالات و اہی ز دل دور کن  
 مگش بود شغل حبس نفس  
 کزو یاد حق ساری ہر رگت  
 بعید از مقام ہشتند شاں  
 بسر بر شب و روز با اہل فضل  
 در آن راحت خویش چنداشتن  
 اگر معرفت نیست این ہم خوش است  
 مکانے کہ بالا ز ہر منزل است  
 نیابی مرادے عبث اعتقاد  
 دل خویش را منزل نور کن

گفت از ترک عمل و ز عسل  
 بخوبی زخم دست خود تا بہ کار  
 نگفتش کہ کردن نہ کردن خوش است  
 نہ ترک عمل کار ہر کس بود  
 سزاوار ترک عمل آں بود  
 بود دوست دشمن برابر برش  
 بود ہر کہ نادان فغلت شعار  
 بدانکہ یکے جہ کہ دانا بود  
 غرض بعینہ عن کار کن ناہمیت  
 کمالات جوگی شود چون تمام  
 ہر آن کس کہ آں ہر دو را یک بید  
 بجز جوگ ، سنیاں مشکل بود

## ادھیائے پنجم پر کرت جوگ نام

کہ امی بود خوشتر و بے زل  
 دلم راز تشکیک بیروں در آں  
 ولے دست در کار بردن خوش است  
 نہ فضل خدا یا ہر کس بود  
 کہ عالم برش قبلہ یکساں بود  
 نباشد خیال دونی در سرش  
 جہ اشہد کار از ترک کار  
 کہ ہمیدہ رارتبہ بالا بود  
 کہ از مزد ہر کار استغنی است  
 بود جوگ و سنیاں را یک مقام  
 ز آلام و اوہام دل و ارسید  
 چون فیلی کہ او اپنے در گل بود

کہ امی بود خوشتر و بے زل  
 دلم راز تشکیک بیروں در آں  
 ولے دست در کار بردن خوش است  
 نہ فضل خدا یا ہر کس بود  
 کہ عالم برش قبلہ یکساں بود  
 نباشد خیال دونی در سرش  
 جہ اشہد کار از ترک کار  
 کہ ہمیدہ رارتبہ بالا بود  
 کہ از مزد ہر کار استغنی است  
 بود جوگ و سنیاں را یک مقام  
 ز آلام و اوہام دل و ارسید  
 چون فیلی کہ او اپنے در گل بود

گرد ہے بروزہ بسرے برند  
 بر آن کس که غافل ازین کارهاست  
 توای یافت از جوگ عرفان حق  
 بعبر آشنا شو تمسک کن  
 بچیز میسر قناعت نما  
 باقبال یاراں حسد هم مبر  
 شود هر چه وارد بدن از خدا  
 من و آتش و هموم و آشیائے او  
 کے ضبط جہاں شمرده ز جگ  
 تو هم جوگ رائے کنی اختیاری  
 بعرفان حق خویش را محو ساز  
 چو عارف شوی میسر و فکر غم  
 شود آتش شوق چوں تیز تر  
 بود هر که عارف خدیو جہانست  
 قدا نیست عارف ولے از خدا  
 جہالت کند کار عالم خراب  
 بخت یقین آدمی را کمال  
 جو کامل شود مرد در علم جوگ  
 بزن دشمن خویشتن را به تیغ  
 بترن پنج باد است سائر مدام  
 کمان است در ناف و ردی پیران  
 بیان است اندر تمام بدن  
 فرو رفتن دم بزور اپان است

گروہے غذائے یکے مے خوردند  
 بر اوقات او حیث خوردن رواست  
 که جوگی ست فرمانده و مذہب سبق  
 بہر کار کردن توکل کن  
 بشہوت بہ لذت مشوا آشنا  
 بروں کن خیال بدی راز سر  
 کہ جاں از خدا و جہاں از خدا  
 بر تہ است و جز بر تہ دیگر گو  
 بلذت کسی بہرہ بردہ ز جگ  
 شوی نائب لطف پروردگار  
 بہ سوزش دل خود بہر نحو ساز  
 بغفلت کن بر دل خود ستم  
 بسوزد ہوا و ہوس سر بسر  
 برایش بنائے زمین در زمانست  
 قدا نیست نزدیک اہل صف  
 جہالت کند مستحق عذاب  
 یقین را شمر دولت بے زوال  
 شود فارغ از رنج و اندوہ و جوگ  
 نباید در این کار کردن در پنج  
 نشان می دہم من از انہا مقام  
 اوداں در گلوہ بمقصود اپان  
 باں پنج باشہ نقص ہم بدن  
 بر آوردن آن بسنی پراں است

ستم فارغ از کار و کمر دار با  
 مرا هر که داند چنین ستمه است  
 ازین پیشیم هم عاشقان نجات  
 ترا هم نجات است گر آرزو  
 بسا مردمانی که گمراه نیستند  
 تمیز اندرین کار مشکل بود  
 بگوشت اگر حرف من جا گرفت  
 اگر دم است و گرم است دیگر گرم  
 زنا کردین آن که واجب بر اوست  
 زنا کرد دنیا کند احتیاز  
 کسی کو نتیجه نخواهد ز کار  
 جزائے عمل خواستن خوب نیست  
 چون کن عمل تا شوی رستگار  
 اگر آتش معرفت بر فروخت  
 دگر کار آن مرد بالا رود  
 اگر دل بیاراست و دستت بکار  
 هر آن کس که محوست در ذات حق  
 دگر دل بکارست بے یاد او  
 کند ترک لذت که نعمت حشد  
 پے دیو تا جگ کند آن کسے  
 بسا مردمان آتش افروختند  
 گر و پے نشستند در آفتاب  
 گر و پے بجگ جوگ دارند کار

اگر چند من کرده ام کار با  
 ز قید هوا و هوس جسته است  
 نکرند ترک عمل تا حیات  
 نمی باید از کار خود تافت رو  
 ز نیک و بد کار آگه نیستند  
 تو اند اگر صاحب دل بود  
 بفر دوس جان تو ما دگر گرفت  
 کند گرم و نا کرده داند ز شرم  
 ندامت کشیدن طریق نکوست  
 که یابد بصاحبان امتیاز  
 همانست مستبیل پروردگار  
 با امید دل کاستن خوب نیست  
 مشتاد حرص و هوا در گذار  
 بیک لحظه هر جنس کردار سوخت  
 خودش با خدا میست هر جا رود  
 ازین هیچ اندیشه در دل میار  
 پی حمتش هست او مستحق  
 زود ظلم بر تو زبیداد تو  
 بخلد برین رخت راحت کشد  
 که دار و تمنائے دولت بے  
 ز هر جنس اشیا در آن سوختند  
 گر و پے بمانند در هیچ و تاب  
 که گردند با مقصد دل دوچار

تصور کن از جسم انسو حواس زدل پشتر عقل و از عقل جان دل خود سپرد از از قهر و خشم	وزاں انظرت تو دل خود شناس ز جان است انسو حدائے جهان کہ آن کام جان را بہ بنی بخشم
--	--

## ادھیائے چہارم بکرم سنیاں جوگ نام

بروز غختیں ز جوگ لے سپر بارشاد من او خنبر دار شد وزوشد رفاجس درون جہاں زا خلاص تکلیف کردم ترا بگفتا کہ خدمت گذار تو ام کہ تو جہلوہ گر این زمان گشتہ سپاں دانمت رہبر آفتاب بگفتا کہ خامی ہنوز لے عزیز ز آمد شد خویش و تو آگہم نمیریم گاہے نہ پیدا شویم چو بنیاد دین سست گردیے کہ حفظ ریاضت گزیناں کنیم بریزم خون ستمہ مشکان ہر آن تنگس کہ مارا چہوایافت است من آنم کہ باشد کرم پیشہ ام اگر دیگرے را پرستند ہم مرا چارہ برست و چارہ آسرم ز گن ما عمل و ز عمل بر نہاست	بگفتم بخور شید روشن گہر تعلیم اچھواک در کار شد کہ مصروف اویند صاحب دل دریں جہد باید ہر دم ترا ولے سخت حیراں ز کار تو ام فروغ رُوح این جہاں گشتہ ز تعلیم تو گشت چون فیضیاب نہ واقف راہ عقل و تمیز بجائے خود آیم مہاں در رہم بقدرت نمائی ہویدا شویم نمائیم خود را بشکل کسے مراعات عزت نشیناں کنیم جہاں را نمائیم دار الاماں ز آمد شدن روی بر تافت است نہا شد بجز نعت اندیشہ ام بخشم بر آہنا ز روئے کرم بکرماں نگرود کسے از درم مراد رہم برن شان جد است
--	---

زیر کرت موجود شد کائنات  
 از و هر سه گن می شود آشکار  
 خدا نیست باقی جهان فانی است  
 نباشد تراطقت هیچ کار  
 نباشد چو برگردنت کار هیچ  
 بگفتار من گر منائی غسل  
 کسانیکه دور اند زین اعتقاد  
 اگر تابع طبع خود آدم است  
 ز اعمال هم گز ندارد گزیر  
 نه بر خوی من کار کردن گزار  
 مکن خصمی و دوستی با کس  
 بدین خود ار جان رود خوشناست  
 باین خود هر که کارے نمود  
 چنین گفت ارجن که هر ذی حیات  
 چرا کار بد می کند اختیار  
 مکلف در این امر باشد که ام  
 بگفت که حرص است اصل گناه  
 قوی دشمن آدمی مست آرز  
 چو آینه در زنگ و آتش بدود  
 یقین دان تو آئی یار نیکو صفت  
 بود حسنه آرزوها خراب  
 هو او هوس را برون کن ز دل  
 بکن سخی در خون این دشمنان

که قدرت بود نام او در صفات  
 که موقوف آنها بود جمله کار  
 زمین و زمان این و آن فانی است  
 همه کارها را بمن واگذار  
 سر خود بمیدان مردان هیچ  
 نیاید بکار تو هرگز خلل  
 نباشند ز نهار اهل سداد  
 همیشه گرفتار دام عنم است  
 چه عارف چه جاهل چه برنا چه پیر  
 مده از کف خوشتن اختیار  
 و گر نه کشتی رنج و محنت بے  
 براه دگر راه رستن خطاست  
 برویش در رحمت حق کشود  
 بود از زو منند نیکو صفات  
 که در عاقبت می شود شرمسار  
 مفصل بگو آے ترا من غلام  
 غضب می کند کار عالم تباه  
 کز آن می شود خوئے او فتنه ساز  
 چو طفل مشیم بود بے نمود  
 بجلباب بے دانستی معرفت  
 که می افگند در بلای عذاب  
 از نینا تو پیوند افگت گسل  
 که گردد ترا حاصل آرام جان

پئے نفس خود ہر کہ نام می پزد  
 ز غلہ کند زندگانی جہاں  
 بتا شیر جگ ابر و باراں شود  
 کلام انہیت بید و پیراں  
 باہل تعلق بود جب ضرور  
 بمغلوب جسہا حیاتت مرگ  
 ہر آن کس کہ شد عاشق کردگار  
 بہر جا رود شاد کامست او  
 ہر آن کس کہ بے آرزو کار کرد  
 جنگ راجہ و نیز امثال شاں  
 باغ جناں شاداں رفتہ اند  
 بنفع حنلاق رضای خداست  
 طریق بزرگان بکن اختیار  
 کند ہر چہ سردار مردم کنند  
 کنوں آرزوے بخاطر نماند  
 من از ہر سہ عالم جدا گشتہ ام  
 ہمہ کار من اند برای خداست  
 بدونیک پیشم برابر بود  
 ز حق بے خبر ناقل از خویشتن  
 گرفتار جہلت و خہش راست  
 بزشتی اعمال دل را منہ  
 بکبت مکن خوشنا بندگیست  
 بر اندمیتت شناسائے راز

برو لعنت متصل می سزد  
 شود غلہ از فیض باراں عیاں  
 کہ سر سبز زو کشت دہقان شود  
 بود عامل جگ حنہ داراں  
 تعافل در نیست از عقل دور  
 رود عمر او از پئے ساز و برگ  
 نداد بہر دو جہاں بیج کار  
 کہ محو شکی صبح و شامست او  
 سر و دوش خود را بسکار کرن  
 ہمہ بے غرض کردہ کار جہاں  
 ازیں خار زار جہاں رفتہ اند  
 رضائے خدا کار اہل صفاست  
 بہر رنگ کن حق پرستی شعار  
 و گرنہ وہ راستی تم کنند  
 دلمہ دامن اند ہر چہ گوئی مخشانند  
 ہی گشتہ اند خود خدا گشتہ ام  
 رضائے دل من رضای خداست  
 کہ ہمہ کار اند حکم داور بود  
 شناسد کہ ہمہ کار آمدن من  
 بر احوال او میحت خوردن رواست  
 ز کف دامن پاک نیکی مدہ  
 کمال عنقریبان سر افکنہ گیت  
 کہ ہر کار را می کند کار ساز

مگو از غرض حرف با من بگو  
 نوشت از طریقے نمائی مرا  
 بگفتا دو فرقه است در اینجهاں  
 فرض آشنایند اہل دول  
 وگر را خیال کسے در سر است  
 نگردد ز بانہش بجز نام او  
 نگو کار را تا توانی بکن  
 ز اعمال صورت گرفته جہاں  
 عمل می رساند بہ حد کمال  
 چو کامل شوی ترک آن بایدت  
 عمل کن عمل کن کہ خامی ہنوز  
 خستیں عمل بعد زین ترک کار  
 بظاہر مکن ضبط حس از ریا  
 عمل ہر کہ بہر حد امی کند  
 بر آن کس پئے نفس خود کار کرد  
 رسیدن بہر کام دل مشکل است  
 برائے خدا کن ہمہ کار با  
 برہماست مخلوق خالق نخست  
 پئے کثرت خلق جبک آفرید  
 ز جگہا بنائے عمل محکم است  
 اگر از پئے دیوتا جبک کنند  
 ز انہا بہ سینند امداد کار  
 بود حصتہ دیوتا در طعام

بساوس گفتن نباشد نگو  
 کہ بخش ز غمہا رہائی مرا  
 یکی اہل دنیا یکی عارفان  
 ندارند کارے بعلیر از دخل  
 کہ اورا کش از فہم ما برتر است  
 نباشد بجز یاد او کام او  
 بہ نیکو روش زندگی بکن  
 ز اعمال آمد تجسیم و چناں  
 عمل می رہاند ز بند و بال  
 فراغت ز سرکاری شایدت  
 مکن ترک آن ناتمامی ہنوز  
 اگر می نمائی شوی رستگار  
 باطن بکن صرف بہمت بیا  
 بمنزل کہ قدس جامی کند  
 دل خویشتن را گرفتار کرد  
 کزین رہگذر دوران منزل است  
 مجویج پاداشش کردار با  
 کہ بنیاد عالم شد از وی دست  
 دکا نہائے کردار بسیار چید  
 ز اعمال بنیاد ہر عالم است  
 بمنزل گدشاں قدم می زند  
 بگیرند در باغ جنت قرار  
 کہ بی بخش ایشانست خوردن جہاں

<p>از ان غافل از آفت کاه          که گیسست از کشتیش رسیاب          نداند که چون میسرود صبح و شام          تصور کن همچو خواب گزبان          نه در پاست طاقت نه در دست بود          بجز رو و مد او تلفت می شوند          به پیش من آنست مرد بکیو          که یک دم باد از دو عالم خوش است          بسها بود دست آن مرد را          خیالات بیهوده از دل رود          متن بود باعث هر زوال          متن دل از حق گشت سخته خویش          برد از دل سینه صافاں صفا          گرفتار آمد شد منزل است          که باد هواست اورا کشاں          که صدجوی در شے فرومی رود          دل خوشتن از همه سو کشید          که روز جزا تا نگردی محفل</p>	<p>گرفتار جسمهاست کورے بچاہ          بود حال غافل سرشت آنچنان          دل آگاد - آرام دارد تمام          تو بیداری مردمان جہاں          منت اند اینها بد ریائے شور          بزور ہوا ہر طرف میگردند          ہر آن کس کند توبہ اندازد          بیاد خدا ایک نفس ہم خوش است          بساں کشت گزشت دست و پا          چو حق را کنی یاد باطل رود          متن بود مانع ہر کمال          متن کند مرد را سینہ ریش          شود عقل زائل ز حرص و ہوا          نشد ہر کہ صاحب دل او غافل است          بود همچو کشتی دل غافلان          دل مار مناں همچو دریا بود          ہر آن کس ز دام متن پرید          بروں آہ حرص و ہوا را زد دل</p>
---	--

## ادھیائے سوم بکرم جوگ نام

<p>چرا خاطر تو طبع گار کینست          کہ بر شکر کورواں حملہ زن          خدا را بہ ترس از حدائے عزیز</p>	<p>باو گفت ار جن اگر تمچینست          تقیہ چرا میسنائی بہ من          میفکن مرا در بلا اے عزیز</p>
---	--



به نزد کسی کو متناکس است  
 ز اعمال هرگز نتایج نخواه  
 مگر از خصل کردار خواهی شمر  
 اگر جوگ را می کنی اختیار  
 بقلبت سرشتان دنیا طلب  
 گناهت معلوم است از جوگ  
 ریاضتگان سراپا دغل  
 در آمدن در دام تزییر خویش  
 بود بحر عرفان حق بیکراں  
 نماند چو بانیک و بد کار تو  
 بکن و رزش جوگ در روز و شب  
 چنین گفت ایجن که اے رازدان  
 بگفت که کارش نباشد کس  
 رسد آنچه بر وے کند صبر او  
 ندارد بذات دنیا خیال  
 بود پاس انفس منظور او  
 نیاید بجز جسم زو هیچ کار  
 بظاهر نباشد زش آشنا  
 نیاید بر دست قدرت حواس  
 بود آشنا تا بلذت زباں  
 ز حرص و هوا کار گردد خراب  
 دل خود هر آن کس که آرد بدست  
 عنذالم کند خواب بگذارد او

تم ورج بقدر ضرورت خوش است  
 بکن محو خود را بذات اله  
 شوی خوار در چشم اهل نظر  
 نماند بدنیای دوی هیچ کار  
 به بیهوده گویمان دور از ادب  
 نیاید ازین مردمان کار جوگ  
 نمایند در کار مردم غل  
 به رنگ سازند تسخیر خویش  
 تعب است در موج خیزش جهان  
 بود ترک و تجرید اطوار تو  
 که ظاهر شود جلوه نور رب  
 بگو جوگ را تا نماید چسان  
 نیفتد بشهد بوی چون تمس  
 کند بر سگ نفس خود جبر او  
 نشیند به نزدیک اهل کمال  
 بود نام حق ذکر و مذکور او  
 بود خوی او خوی آمرزگار  
 باطن بود محو ذات حنرا  
 بود کار او جمله شکر و سپاس  
 نیابد مذاق ریاضت زباں  
 بر اند طمع آدمی را به آب  
 بلنج توکل تواند نشست  
 دل خود بسوے کسے دارد او

بہ آخر بسوسے دم میری دم  
 میندیشیں ہرگز زمرگ و عذاب  
 کی می شناسد جہاں را عجب  
 کی را بحیرت در دیدہ واست  
 بکارے کہ مامور ہستی - بکن  
 توئی چھتری - بد دلی عارتست  
 شہادت کہ نبود از اں برتری  
 خوش است از بہندی کہ بہر جنگ  
 ز پس خم زدن عار خود را مخولہ  
 اگر گشتہ گردی بخند است جا  
 بمیدان مردان قوی دار دل  
 بود زندگی چون جناب ای سپہ  
 مطابق بسا نکند است این گفتگو  
 کنوں حرف از جوگ سر میں کم  
 طریق ست مشکل - اگر می روی  
 بود جوگ معتبول اہل نظر  
 بر آید بحیرات و جگ کام دل  
 بجگ نیست جز آتش افزون  
 طمع می کند کار عالم خراب  
 رجوگن - توگن ستوگن - سہ گن  
 ازیں ہر سہ گن جوگ سازد جدلا  
 عمل کن بگفتار من شاد شو  
 ستوگن بود خوی اہل کمال

بکام اہل یک قلم میری دم  
 زمیندان مردان نوح خود متاب  
 کی از شناسایش در تعب  
 کیے و ہم داند کہ گوید کجاست  
 بجنگ آوری چیرہ دستی بکن  
 دلیری بمیدان سزاوارتست  
 نصیب کسے نیست جز چھتری  
 کنی عرصہ کار بر خصم تنگ  
 مشو پیش اہل جہاں دست کاہ  
 و گر فتح یابی شوی پادشا  
 مگر داں نوح خود کہ گردی نخل  
 ہماں نیکنامی خود در نظر  
 کہ از دوستی با بگفتہم بتو  
 ز اشغال آنت خبر می کنم  
 ازیں قید ہستی رہا می شوی  
 کسش فائدہ می دہد بیشتر  
 و لیکن نمی بخشد آرام دل  
 تنے چند جاندار را سوختن  
 طمع می رساند بنار آب  
 ہمہ خلق ز انہا بود بے سخن  
 کند جوگ واصل بذات خدا  
 ز تشویش آمد شد آزاد شو  
 کہ یابند زان دولت بے نوال

پوشنده جامه جان است نام  
 چه یارای تو تا کسے را کشتی  
 هر آن کس که آگاه این راز هست  
 بود شادی و غم نمی پیش او  
 ترا دوست میداشتیم بسکه من  
 فنا نیست بر نخل بود بر سیوه  
 شناسد مردان اسرار بین  
 اگر هر چه باشد عدم می شود  
 چنانست منشور جاں در بدن  
 ولے در می یا بدشس هر کسے  
 مقید نیاشد چو او مطلق است  
 جهانست معدوم موجود جاں  
 عرض راست تغییر جو هر بجاست  
 نه ادنی نه اعلیٰ نه او راست وسط  
 نه طفل و نه بر نانا نه پر است او  
 نسوزد باتش نه آبتش برد  
 نه آید با در اکس کس راز او  
 بهشتم حقیقت تو ان دیدنش  
 اگر اعتقاد تو ارجن چنین است  
 بر این هم غم و غصه ات کے رواست  
 اگر جاں فنا میشدی اسے عزیز  
 جو جاں را فنا نیست این فکر هست  
 ز ملک عدم ما همسسه آمدیم

خیال فنا گشتنش هست خام  
 همی دال بنه پال بند دلخوشی  
 برهوشندان سر اسرار نه هست  
 همیشه فراغت بود کیش او  
 که گفتیم ز اسرار معنی سخن  
 پر آگستگی را به ترتیب جو  
 که دایم بود ذات جاں آفرین  
 نه بروقت بل دمبدم میشود  
 که شمع نه وزنده در پیرهن  
 نشد معنیش منکشف برتکے  
 منزله منبر اچو ذات حق است  
 بود پر تو ذات معبود جاں  
 یقین دال که آن مهر انور بجاست  
 نه زاده نه زاید بود یک نمط  
 سیح و بصیر و خبیر است او  
 نه مستی نه غفلت نه خوابش برد  
 جہاں جلد احمای یک نازاد  
 بدل اندول همچو جاں دیدنش  
 که جاں نیز مخلوق جاں آفرینست  
 که مخلوق را پیش راه فناست  
 بجا بود از کشت و خونت گریز  
 هر زنده هستند پس مرده کیت  
 دی چند از زنده گانی نزدیکم

بگفتا کہ محنت از من جنگ نیت  
 از این بادشاہی گدائی خوش است  
 اگر تیغ من قتل ایشان کند  
 ازین تیغ خوشتر ہر میت بود  
 بخوں لقمہ آلودہ بردن بکام  
 بریں ہم ندانم کہ یا بدظنہ  
 کراختنت فرماندہی میدہند  
 زدستم نمی آید اینگونه جنگ  
 دل از غم بدر آمد و کاست جاں  
 کنوں چارہ کار من خوشتر است  
 سخن کشن سر کردہ خندہ زناں  
 چہ بہودہ غم میخوری و مہم  
 غم او بخور محنت او بکش  
 غم آن محذور کو نیاید بکار  
 من و تو دگر ہر چہ موجود ہست  
 بہر سہ نہ مانیم در این جہاں  
 تغیر جسم است و جاں فارعست  
 بگری و مردی تننت آشناست  
 بوقت معین اجل مے رسد  
 بسے پادشاہان لشکر کشاں  
 زمانہ بیک وضع بودے اگر  
 غم این غمندیان چرا میخوری  
 تن ہر کسے ہیچو حسابہ بود

کہ خصمی اخواں بجز ننگ نیت  
 بچکیت من گریانی خوش است  
 چہ حاصل کہ خاطر پریشان کند  
 کتارہ گزشتن تغیرت بود  
 بود سخت مکر وہ نے بل حرام  
 کہ اشاہد ملک آید بہر  
 کراختنت بر خاک میداں نہند  
 ازین پیش بر من مکن کار تنگ  
 ز اعضای من رفت تاب و تواں  
 بوضع دگر گوں سخن خوشتر است  
 کہ امی غافل از سر کار جہاں  
 کہ سودی نمی بخشد این رنج و غم  
 کہ بی او بحرماں زود جان خوش  
 بیا بر سخنیہائے من گوش دار  
 ہمیشہ گرفتار این بود ہست  
 بتغیر و تبدیل نام و نشان  
 حوادث بر نیست و آن فارعست  
 نہ جانت کہ فارع نہ ہر دو ہر است  
 بہر نیک و بہر بے فصل مے رسد  
 بجاک اوقادند از دست شاں  
 نمی یانت فرزند جائے پدر  
 چرا پروہ لزازے درمی  
 شود پارہ ہر گاہ کہنہ شود

ز تخت و تاج و زنگ اے حبیب  
 اگر چند باما بدی کردہ اند  
 مگر جنگ کردن نباید مرا  
 یقین است جرجو دهن و کیروان  
 نہ از پیر تر سند و نے از پدر  
 سزاوار قتلند و خونریز بند  
 ولی پاس ناموس سہ رہت  
 مانند ز مرداں جو نام و نشان  
 شود برن سشنکد از انہا سپر  
 جو اولاد پیدا شود از حرام  
 بدوزخ رسد عالمے زین سبب  
 نہ بندم بخویشاں کمر ہر جنگ  
 جہاں داد را راست گفتم اگر  
 چنین گفت آل پہلواں است کہیں

چہ خیزد کز نیجاست رفتن قریب  
 بگر و جیل و دشمنی کردہ اند  
 بغیر از تغافل شاید مرا  
 جفا پیشگانند در این جہاں  
 بخلق اند اینہا عجب قندہ گر  
 پس از قتل باب بر آویزیند  
 کہ دستم ز خونریز شاں کو تہمت  
 بگردند آوارہ ہر سو زناں  
 نیابی ز نام غب است اثر  
 بہ پیراں رسد کے ثواب طعام  
 کشد ندتے رنج و درد و تعب  
 بمن قافیہ گر نماید تنگ  
 ناگوئی پئے جنگ گردن دگر  
 کہاں را بیفکند از دست خویش

## ادیے دوم سا نکہہ جوگ نام

دلش خون زانڈیشہ چوں کرشن دید  
 نزدیک چنین گفت گوگردنت  
 جگر کردنت شہرہ عالم است  
 تو آن گفت گو کردہ ای اختیار  
 مدہ ہمت از دست در زنگاہ  
 ندانی کہ جرات بہ جنت برد  
 بمیدان کیں چوں دلیراں درآ

بگفتش کہ اے نخل باغ امید  
 بدشمن ضرور است روگردنت  
 ز آوازاں عالمے در ہمت  
 کہ نبود سزاوار مردان کار  
 کہ بد دل بود در جہاں دستگاہ  
 کند بدلی خوار و عورت برد  
 چو خورشیدہ باتیغ عرباں درآ

دروید سکندهی در شد من  
دگر شاه کاشی و بیراٹ نیز  
گرفتند این جمله چون مهر و حا  
دلیران جرجو در من خشنگین  
کماں را گرفت ارجن راست کیش  
نظر کرد بر لشکر کپردان  
رتح من میان دد لشکر ببر  
که امی مہتایے جنگ من است  
که بروئے من می کشد خورشیرا  
که اتاب قتل و قتال من است  
رتحش کرشن آورد در زمرگاہ  
شمارم بتو نام جنگ آوران  
کی بھیشم است و دردنا دگر  
نظر کرد بر گفته کرشن و گفت  
بمہ خویش و قوم و تہار من اند  
که گرم و غاشد بخویشان خویش  
دریں کار حیران کارم بے  
لجہ خشک و مو بر تنم غامت است  
ز دستم قریب است افتد کماں  
گرفتہ بخویشان ظہنم یا فتم  
چہ لذت کہ از قوم یک کس نہاند  
اگر قوم شد کشتہ از دست من  
دگر کشتہ مردم من از دست شال

دگر ساک و اہمن صفت شکن  
ہماں پنج پوران صاحب تمیز  
قیامت نمودار شد در دعا  
ستادند صفت بستہ از بہر کین  
کہ در عرصہ کین برد کا پیش  
معن گفت با کرشن کاے راز دل  
بہ معنم کراہست دعوی بہ سہر  
کہ امی نشان غنک من است  
کہ میخواید از من دل ریش را  
کر اور سر خود خیال من است  
بگفتا کہ اے شاہ انجم سیاہ  
بزور آوران عرصہ تنگ آوران  
کہ دعوی است این ہر کس را سہر  
کہ اے واقف رازہای نہفت  
اگر روکش کار زارہ من اند  
کہ اعضای خود را نمود است ریش  
ز ابودہ و عنہم دلفگارم بے  
ازین غم دل و جان من کا ست است  
کہ در من نہاند دست تاب و توان  
وزیں کشت و خون مالی از بیاتم  
ازیں کار دستم بسببید نشانند  
بہ نفرس کشاینہ لب مرد وزن  
چہ حال کہ جام رود رایگان

دگر گشت بھوج و دگر شیب یار  
 بقصد زور و طاقت دگر بخت است  
 جہاں پہلواں آتمو جا دتیر  
 دگر پنج فسرزند این پانڈواں  
 مہار تھی ہستند در کار زار  
 کسانیکہ یاران کار من اند  
 شمائید و بہشیم عدم المثال  
 توی بازوے من ز فرزند تست  
 دگر سوخت ہست و ہم با کرن  
 کہ اینہا مراعات من کردہ اند  
 سپہ ان طرف گر چہ کستہ بود  
 بظاہر بود فوج من بے شمار  
 گر فتم کہ باد شمنان جنگ کرد  
 مراعات دشمن چو منظور اوست  
 خوشت آر دل او بہت آورید  
 چو این گنت گوتابہ بھیکم رسید  
 چنان مہرہ خوشتن را کو اخت  
 بلب کرشن چوں پنج جن در کشید  
 دگر دیو دست مہرہ ارجن گرفت  
 ز آوازہ چوں بھیشم تندر یک کرد  
 بدھشتر کف مہرہ خوشت دہشت  
 کل ہم بشو کو کہہ رامی نواخت  
 چو من پہر پہنہ دیو اعن از کرد

دگر ابھمن مرد میدان کار  
 بدلہائے شیراں از وہمیت ہست  
 دگر دھشت گیت است مانند شیر  
 کہ از رو پدی ہست میلاد شال  
 شود ہر یکے روکش صد ہزار  
 بروز و غا دست یار من اند  
 دگر کرٹ استاد کار قتال  
 دگر گرن عنسوار مانند تست  
 دگر پہلوانان و خویشان من  
 پئے من بلا را وطن کردہ اند  
 و لے ہر دلیرے چو از در بود  
 چہ حاصل کہ بھیکم من نیست یار  
 بخود کار از شرم من تنگ کرد  
 کند صرف آن ہر چہ مقدور اوست  
 کہ بر فوج اعدا شکست آورید  
 بہ بچید و خود را بیدار کشید  
 کہ آواز او شیر نزاب باخت  
 تو گوئی کہ صورتیامت دید  
 کہ لرزہ بر افواج دشمن گرفت  
 جہاں چوں شب داغ تاریک کرد  
 صدالش دل دشمنان ریش دہشت  
 دل شیر مرداں ازومی گداخت  
 یاں راز سر ہوشس پرو از کرد

# گیانے منظوم فارسی علمایہ فیضی

## ادھیائے اول تکبہ یاد جوگ نام ۱

بدینساں سفینگند طرح سخن  
 کہ کہ گزیت رشک بہشت بریں  
 در انجبار سیدند چوں گیرواں  
 چہانت این گھنہ اے ہوشیار  
 بہستند از ہر دو سو صفت سپاہ  
 بہ نزد دروہ اچارچ رسید  
 نظر کن کہ ترتیب دارد چہاں  
 جگر دار لیش رونق کار فوج  
 دیگر نکل و سہدیو بازوئے او  
 کہ لرزد و زخوش بخو آسماں  
 قوی نجہ برات دشمن شکار  
 متیای شکیں ہیمچو شیر زیاں  
 کند گرد فوجش جانرا سیاہ  
 شہاں را ازو چشم اکلیل و تلج

طرازندہ داستان کہن  
 کہ پرسید دہتر تراشت از سنجے این  
 بود مزرع آخرت در جہاں  
 دگر پانڈواں از پئے کارزار  
 جو ایش چنین گفت کاے بادشاہ  
 چو فرزند لو فوج دشمن بید  
 بگفتش بریں لشکر پانڈواں  
 در شتہ دمن بہت سالار فوج  
 بیے ہیمچو بہیمی بہ پہلوی او  
 دگر آں چناں از جن پہلواں  
 سر جا دو اں سا سکت نامدار  
 دگر راجہ ججڈھاں بہ فوج گراں  
 در د پدیل عرصہ رزمگاہ  
 رئیس رئیسوں دگر کاشن راج



28  
3696  
4534  
127

11. ... Flag algita.

... -y ...





1900

PLEASE DO NOT REMOVE  
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

---

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

---

